سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2006

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2006

(جمعتہ المبارک 6، سوموار 9، منگل 10، بدھ 11، جمعرات 12، جمعتہ المبارک 13، سوموار 16-اکتوبر 2006)
(یوم الجمع 12، یوم الاثنین 15، یوم الثلاثہ 16، یوم الاربعاء 17، یوم الخمیس 18، یوم الجمع 19، یوم الاثنین 22-رمضان المبارک 1427ھ)

چودھویں اسمبلی: چھبیسواں اجلاس

جلد 26 (حصہ دوم): شمارہ جات 7 تا 13

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چھبیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،6-اکتوبر2006

جلد 26:شمارہ 7

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1-	ایجنڈا	------------ 557
2-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------ 559
	سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ)	
3-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	------------ 560

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
4۔	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	604
5۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	623
	حلف	
6۔	نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف ------------	627
	تحاریک استحقاق	
7۔	ایس ایچ او تھانہ ڈی ٹائپ اور ٹی پی او اقبال ٹاؤن (فیصل آباد) کا رکن اسمبلی کو اپنے فرائض منصبی سے روکنا اور دھمکی دینا ------------	628
	تحاریک التوائے کار	
8۔	گکھڑ منڈی (گوجرانوالہ) میں مسلح ڈاکوؤں کے ہاتھوں 30 سالہ خاتون کا قتل ------------	631
9۔	ہارون آباد شہر کو مضر صحت پانی فراہم کرنے کی وجہ سے شہریوں میں پیٹ کی بیماریوں میں اضافہ ------------	632
10۔	شاہدرہ انوسٹی گیشن پولیس کا خاتون پر تشدد ------------	635
11۔	سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ ایمرجنسی میں میڈیکولیگل رپورٹ سے قبل مریضہ کا علاج نہ کرنا (---جاری) ------------	639
12۔	صوبہ پنجاب میں سی این جی سٹیشن کے قیام کے لئے این او سی حاصل کرنے کے بارے میں وزیراعظم کے احکام پر عملدرآمد نہ ہونا ------------	639
13۔	لاہور کے رہائشی علاقوں میں کثیر المنزلہ پلازوں کی تعمیر (---جاری) ------------	640
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
14۔	حکومت پنجاب کے مالی حسابات برائے سال 04-2003 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	644

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
645 ------------	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال2004 کاایوان میں پیش کیاجانا	15۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار

سوموار،9-اکتوبر2006

جلد 26:شمارہ 8

647 ------------	ایجنڈا	16۔
649 ------------	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	17۔
	سوالات(محکمہ مواصلات وتعمیرات)	
650 ------------	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات	18۔
681 ------------	نشان زدہ سوالات اوراُن کے جوابات(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	19۔
704 ------------	غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات	20۔
	توجہ دلاؤنوٹس	
711 ------------	فاروق آباد دوران ڈکیتی مزاحمت پر شہری کاقتل	21۔
	تحاریک استحقاق	
715------------	ای ڈی اوایجوکیشن (ملتان)کامعزز رکن اسمبلی سے نامناسب رویہ(---جاری)	22۔
	تحاریک التوائے کار	
716 ------------	توحید پارک باغبانپورہ لاہور میں دن دہاڑے ڈاکوؤں کی فائرنگ سے کانسٹیبل کی ہلاکت(---جاری)	23۔
717 ------------	مشروبات میں جعلی کولا کی بھرمار سے ہیپاٹائٹس جیسی مہلک بیماریاں پھیلنے کاخدشہ(---جاری)	24۔
	تحصیل چنیوٹ کے علاقہ ٹھٹھ ڈھاری کے قریب سے گزرنے والی نہر	25۔

	جھنگ برانچ میں 70 ذبح شدہ بھینسیں اور دو افراد کی نعشیں برآمد ہونے سے علاقہ میں خوف وہراس	720

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
26-	محکمہ صحت کے حکم نامہ کے تحت ضلع بہاولپور میں حادثاتی طور پر ہلاک اور قتل ہونے والے افراد کی نعش کا پوسٹ مارٹم صرف وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور سے کروانے سے متوفیان کے ورثاء کو پریشانی کا سامنا	721
	پوائنٹ آف آرڈر	
27-	خاتون پر تشدد کے بارے میں تحریک التوائے کار پیش کرنے پر انوسٹی گیشن آفیسر کا متعلقہ خاتون کو ہراساں کرنا	723
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
28-	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب مصدرہ 2006	727
29-	مسودہ قانون نظر ثانی طبی سہولیات برائے عوامی نمائندگان پنجاب مصدرہ 2006	730
30-	مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2006	733
31-	مسودہ قانون (ترمیم) کینال اینڈ ڈرینج مصدرہ 2006	742
	ہنگامی قانون (جو پیش ہوا)	
32-	ہنگامی قانون (ترمیم) بارڈر ملٹری پولیس پنجاب مجریہ 2006	749
	منگل، 10- اکتوبر 2006	
	جلد 26: شمارہ 9	
33-	ایجنڈا	754
34-	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	756

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
35-	محکمہ آبپاشی میں کروڑوں روپے کی کرپشن کی نشاندہی ------------	757

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ آبپاشی و قوت برقی)	
36-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ------------	758
37-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	795
38-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	813
	پوائنٹ آف آرڈر	
39-	حلقہ پی پی-6 راولپنڈی میں سر عام ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ ------------	819
40-	صوبہ میں جرائم پیشہ افراد کا ایم کیو ایم کے عہدیدار بننے سے گلی کوچوں کے جرائم میں اضافہ ------------	821
	تحاریک استحقاق	
41-	ایس ایچ او تھانہ ڈی ٹائپ اور ٹی پی او اقبال ٹاؤن (فیصل آباد) کا رکن اسمبلی کو اپنے فرائض منصبی سے روکنا اور دھمکی دینا (---جاری) ------------	823
	تحاریک التوائے کار	
42-	پنجاب میڈیکل فیکلٹی کی جانب سے ہزاروں پیرا میڈیکل (ڈسپنسرز) کو جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ کا اجراء (---جاری) ------------	824
43-	صوبہ میں سی این جی سٹیشن کے قیام کے لئے این او سی حاصل کرنے کے بارے میں وزیر اعظم کے احکام پر عملدرآمد نہ ہونا (---جاری) ------------	826
44-	الفلاح بلڈنگ لاہور میں بینو ولنٹ فنڈ سے تعمیر کئے گئے سنیما کا کرایہ وصول نہ کرنے سے محکمہ کو ماہانہ لاکھوں روپے کا نقصان ------------	828

پوائنٹ آف آرڈر
45۔ سبسڈی پر مقرر کردہ قیمت پر ڈی اے پی کھاد کی عدم دستیابی ---------- 830

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار (۔۔۔جاری)	
46۔	شاہ عالم مارکیٹ (لاہور) میں دس منزلہ عمارت گرنے سے 2افراد کی ہلاکت ----------	836
	پوائنٹ آف آرڈر	
47۔	سبسڈی پر مقرر کردہ قیمت پر ڈی اے پی کھاد کی عدم دستیابی (۔۔۔جاری) ----------	839
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
48۔	زرعی بنک چھوٹے کسانوں کے سابقہ قرضوں پر سود معاف کر کے آئندہ بلا سود قرضے دے (۔۔۔جاری) ----------	847
49۔	پنجاب حکومت کے سرکاری ملازمین کے ہاؤس رینٹ میں اضافے کا مطالبہ ----------	851
	پوائنٹ آف آرڈر	
50۔	ڈی پی او بھکر کی انتقامی کارروائی کے خلاف بھکر کی عوام کا پنجاب اسمبلی کے سامنے احتجاج ----------	856
	قرار دادیں (۔۔۔جاری)	
51۔	اساتذہ کو ہائر ایجوکیشن الاؤنس دینے کا مطالبہ ----------	858
52۔	بنکوں سے رقم نکلوانے پر عائد اسٹیٹ ڈیوٹی ٹیکس ختم کرنے کا مطالبہ ----------	864
53۔	بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ کے قریب ریلوے کراسنگ پر اوور ہیڈ برج کی تعمیر ----------	865

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
54-	وراثت میں خواتین کے شرعی اور قانونی حصے کی ادائیگی کے بارے میں موجودہ قانون پر عملدرآمد کروانا	866
55-	صوبہ کے تمام ہسپتالوں میں ایدھی ایمبولینس سروس کے لئے پارکنگ کی جگہ مخصوص کرنے کا مطالبہ	868
56-	فیملی لاء آرڈیننس کے تحت فیملی کیسز کا فیصلہ چھ ماہ میں کرنے کا مطالبہ	869
57-	صوبہ میں آتش بازی کے سامان کی تیاری اور فروخت پر پابندی کا مطالبہ	876
58-	صوبہ میں ریت، بجری اور سیمنٹ کی بار برداری کے لئے دو پہیوں والی ٹریکٹر ٹرالی کی بجائے چار پہیوں والی ٹریکٹر ٹرالی مع بیک بتی اور بریک کی شرط کو لازمی قرار دینا	878
59-	پنجاب اسمبلی کے ممبران کو بھی حج پر جانے والوں کے لئے سفارش کا اختیار دینا	879
	بدھ، 11-اکتوبر 2006	
	جلد 26: شمارہ 10	
60-	ایجنڈا	882
61-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	884
	سوالات (محکمہ خدمات و انتظام عمومی)	
62-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	885
63-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جوایوان کی میز پر رکھے گئے)	929
64-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	938
	تحاریک التوائے کار	

65۔	جیل روڈ لاہور کی سروس روڈ پر کار ڈیلرز کا قبضہ ------------	941
66۔	ٹی پی او فیصل ٹاؤن (فیصل آباد) کی جانب سے تاجر برادری سے زبردستی وصول کئے گئے کروڑوں روپے کے چندے سے خریدی گئی پولیس موٹر سائیکلوں کا غلط استعمال ------------	943

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
67۔	بستی سیدن شاہ لاہور کے رہائشی ریاست علی کی پتنگ کی ڈور پھرنے سے ہلاکت ------------	946
68۔	فیصل آباد فیکٹری ایریا کے علاقہ غریب آباد میں اوباش نوجوان کی کمسن بچی سے زیادتی ------------	947
69۔	فیصل آباد میں ستیانہ کے چک نمبر 39 (گ،ب) کی رہائشی لڑکی سے اوباش نوجوانوں کی زیادتی ------------	949
70۔	تحصیل جلالپور پیر والا کے مختلف لوگوں کو چیف انجینئر ملتان کی جانب سے غیر قانونی اضافی پانی کی فراہمی ------------	952
71۔	صوبہ میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز میں داخلہ کے لئے این ٹی ایس کے ذریعے ٹیسٹ پاس کرنے کی شرط ------------	953
72۔	مین بلیوارڈ گلبرگ لاہور میں اے بی کمپنیز میں ڈکیتی ------------	959
73۔	آبیانہ کے فلیٹ ریٹ سے تھل کینال کی برانچ نہروں سے سیراب نہ ہونے والی زمینوں پر بھی آبیانہ کی وصولی ------------	961
74۔	نئی گاڑیوں کی بکنگ میں زیادہ تر حصہ پنجاب کا ہونے کے باوجود ریونیو کا زیادہ تر حصہ سندھ کے کھاتے میں ظاہر کرنا ------------	966
75۔	شاہدرہ ٹاؤن (لاہور) پولیس کا اپنے افسران بالا کے حکم کے باوجود اغواء	

	کا مقدمہ درج کرنے سے انکار	970
	رپورٹ (توسیع)	
76-	مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	973
77-	کورم کی نشاندہی	974

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
78-	مسودہ قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ 2006	974
	جمعرات، 12-اکتوبر 2006	
	جلد 26: شمارہ 11	
79-	ایجنڈا	982
80-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	984
	پوائنٹ آف آرڈر	
81-	سوالات کے جوابات بروقت ایوان میں پیش نہ کرنے سے متعلق قواعد و ضوابط پر توجہ دلانا	985
82-	مظفر گڑھ میں ایم کیو ایم کے انچارج کا اپنی بیٹی کے اغواء کا جھوٹا مقدمہ درج کروانا	988

83-	گرین ٹاؤن لاہور میں سوئے ہوئے تین افراد کا قتل	991 ------------
	سوالات (محکمہ جات صنعت، کانکنی و معدنی ترقی اور خزانہ)	
84-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	996 ------------
85-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1023------------
	تحاریک استحقاق	
86-	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	1054------------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
87-	اسمبلی بلڈنگ پر حملہ کے حوالے سے پیش کی گئی	
	تحریک استحقاق کا بار بار مؤخر کیا جانا	1055------------
	رپورٹ (توسیع)	
88-	اسمبلی بلڈنگ پر حملہ کے حوالے سے تحریک استحقاق نمبر 6/2006	
	پیش کردہ سید احسان اللہ وقاص کے بارے میں ذیلی مجلس مالیات	
	پنجاب اسمبلی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	1056------------
	پوائنٹ آف آرڈر	
89-	وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کا میوزکیالوجی کی کلاسیں شروع کرنے	
	کے پروگرام پر دین پسند طلباء کا شدید احتجاج	1058------------

تحاریک التوائے کار

90- پنجاب میڈیکل فیکلٹی کی جانب سے ہزاروں پیرامیڈیکل (ڈسپنسرز) کو جعلی میڈیکل سرٹیفکیٹ کا اجراء (---جاری) ----------- 1059

91- جیل روڈ لاہور کی سروس روڈ پر کار ڈیلرز کا قبضہ (---جاری) ----------- 1063

92- تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چنیوٹ کے عملہ کا غریب مریضوں سے ناروا سلوک اور ایکسرے فیس میں اضافہ ----------- 1069

سرکاری کارروائی

93- قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ----------- 1073

قرارداد

94- پوپ بینی ڈکٹ کی جانب سے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نازیبا الفاظ کے استعمال پر مذمت کی قرارداد ----------- 1075

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

بحث

95- پنجاب میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر عام بحث ----------- 1076

پوائنٹ آف آرڈر

96- صوبہ میں گنے کی قیمت دوسرے صوبوں کے برابر مقرر کرنے، پاکپتن اور وہاڑی میں نہری پانی کی کمی کو دور کرنے کا مطالبہ ----------- 1080

97- کورم کی نشاندہی ----------- 1082

جمعتہ المبارک، 13-اکتوبر 2006

جلد 26: شمارہ 12

99- ایجنڈا ----------- 1084

100۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------- 1086

سوالات (محکمہ جات خزانہ اور اوقاف)

101۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------- 1087

102۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------- 1119

103۔ غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات ----------- 1151

تحاریک استحقاق

104۔ تھانہ سٹی حافظ آباد کے ایس ایچ او کا معزز خاتون رکن اسمبلی سے ناروا سلوک ----------- 1153

105۔ گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول بہاولنگر کی ہیڈ مسٹریس کا معزز خاتون رکن اسمبلی کا فون سننے سے انکار ----------- 1154

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

تحاریک التوائے کار

106۔ صوبہ کے میڈیکل کالجوں میں اوپن میرٹ کے مقابلہ میں سیلف فنانس سکیم کے تحت کم نمبروں والے طلباء کو داخلہ دینا ----------- 1156

107۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے مردہ خانے میں لاوارث نعشوں کی بے حرمتی ----------- 1161

108۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کے شعبہ ایمرجنسی میں مریض مفت ادویات اور ایکسرے کی سہولت سے محروم ----------- 1164

پوائنٹ آف آرڈر

109۔ اسسٹنٹ الیکشن کمشنر رحیم یار خان کے خلاف تحریک استحقاق کا رد کیا جانا ----------- 1167

110۔ عیدالفطر کے مبارک موقع پر قومی اسمبلی کی طرز پر پنجاب اسمبلی

	کے ملازمین کو بھی ایک ماہ کی تنخواہ بطور اعزازیہ دینے کا مطالبہ	1168-----------
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
111-	پنجاب میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر عام بحث (---جاری)	1169-----------
	سوموار، 16-اکتوبر2006	
	جلد 26: شمارہ 13	
112-	ایجنڈا	1213-----------
113-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	1215-----------
	سوالات (محکمہ امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)	
114-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1216-----------
115-	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	1259-----------

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
116-	غیر نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	1283-----------
117-	اراکین اسمبلی کی رخصت	1284-----------
	توجہ دلاؤ نوٹس	
118-	گرین ٹاؤن لاہور ہتھوڑا/پتھر گروپ کے ہاتھوں ہلاک و زخمی افراد سے متعلقہ تفصیل	1286-----------
119-	لوئر مال لاہور کے علاقے میں گن پوائنٹ پر لاکھوں کی ڈکیتی	1288-----------
	تحاریک استحقاق	
120-	تھانہ سٹی حافظ آباد کے ایس ایچ او کا معزز خاتون رکن اسمبلی	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سے ناروا سلوک (۔۔۔ جاری)	1290
121۔	گورنمنٹ گرلز ماڈل ہائی سکول بہاولنگر کی ہیڈ مسٹریس کا معزز خاتون رکن اسمبلی کا فون سننے سے انکار (۔۔۔ جاری)	1290
122۔	اسسٹنٹ الیکشن کمشنر (رحیم یار خان) کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ گستاخانہ رویہ	1291
	تحاریک التوائے کار	
123۔	بستی سیدن شاہ لاہور کے رہائشی ریاست علی کی پتنگ کی ڈور پھرنے سے ہلاکت (۔۔۔ جاری)	1295
124۔	سمر اپارٹمنٹ واقع مال روڈ مری پر ہائی ریز بلڈنگ زمین بوس ہونے کی وجہ سے مذکورہ ہوٹل کے مالک، بیوی، بیٹا اور ملازم کی ہلاکت	1297
125۔	فیصل آباد ریگل روڈ بیرون انار کلی بازار سے ملحقہ سیوریج نالے کی چھت نہ ہونے کی وجہ سے تعفن اور بدبو سے مکینوں کو پریشانی کا سامنا	1299
126۔	فیصل آباد میں گیس سلنڈروں کی ری فلنگ پر پابندی کا مطالبہ	1301
127۔	نشاط آباد، فیصل آباد کے کھلے گندے نالے میں گرنے سے خاتون کی ہلاکت	1303
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
128۔	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2005 کا ایوان میں پیش کیا جانا	1307
129۔	صوبائی محتسب اعلیٰ کے ادارہ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2005 کا ایوان میں پیش کیا جانا	1307

بحث

130۔ امن عامہ پر عام بحث ---------- 1308
131۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ---------- 1380
132۔ انڈکس

467

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 5-اکتوبر2006

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سوالات (محکمہ جات مال و کالونیز)

i۔ نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

ii۔ غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

تعزیتی قرارداد

مسودات قانون

(جو زیر غور آئیں گے)

i۔ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ صارفین پنجاب مصدرہ 2006

ii۔ مسودہ قانون (ترمیم) شہری ترقی پنجاب مصدرہ 2006

iii۔ مسودہ قانون (ترمیم) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد مصدرہ 2006

469

صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا چھبیسواں اجلاس

جمعرات، 5-اکتوبر 2006

(یوم الخمیس، 11- رمضان المبارک 1427ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 7 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ
الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾

سورۃ الرحمٰن آیات 17 تا 28

وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے)(17) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(18) اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں(19) دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے(20) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(21) دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں(22) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(23) اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24) تو تم

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(25) جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے(26) اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکات) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی (27) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ (28)

وما علینا الا البلاغ o

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

تعزیتی قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115(2) کو معطل کر کے اس ایوان کے رکن جناب ظہور احمد خان ڈاہا (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ) کی اچانک وفات پر قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب وزیر قانون نے یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115(2) کو معطل کر کے اس ایوان کے رکن جناب ظہور احمد خان ڈاہا (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ) کی اچانک وفات پر قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115(2) کو معطل کر کے اس ایوان کے رکن جناب ظہور احمد خان ڈاہا (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ) کی اچانک وفات پر قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

تعزیتی قرارداد

معزز رکن اسمبلی جناب ظہور احمد خان ڈاہا کی وفات پر قرارداد کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ معزز ایوان جناب ظہور احمد خان ڈاہا رکن صوبائی اسمبلی پنجاب خانیوال (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ) کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی وفات کو ایک عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔ مرحوم نہایت شریف النفس انسان تھے۔ ان کی سیاسی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔" آمین

جناب سپیکر: پہلے اجازت کی تحریک پڑھ دینی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: میں نے پہلے اجازت کے لئے تحریک پڑھی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ معزز ایوان جناب ظہور احمد خان ڈاہا رکن صوبائی اسمبلی پنجاب خانیوال (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ) کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی وفات کو ایک عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔ مرحوم نہایت شریف النفس انسان تھے۔ ان کی سیاسی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔" آمین۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ معزز ایوان جناب ظہور احمد خان ڈاہا رکن صوبائی اسمبلی پنجاب خانیوال (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ) کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی وفات کو ایک عظیم نقصان تصور کرتا ہے۔ مرحوم نہایت شریف النفس انسان تھے۔ ان کی سیاسی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہ ایوان دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور

جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔" آمین۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! فرمائیں۔

تعزیت

معزز رکن اسمبلی جناب ظہور احمد خان ڈاہا (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ظہور احمد خان ڈاہا جو میرے بھائی تھے اور مجھے بہت گائیڈ کرنے والوں میں سے تھے۔ ان کے لئے چند الفاظ کہنے کے ساتھ ساتھ آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ ان کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمادی جائے۔ میں نے اس حوالے سے جرأت کی ہے کہ وہ خانیوال سے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میرا خیال ہے کہ اس طرح پھر سب اراکین اسمبلی بات کرنا چاہیں گے۔ یہ قرارداد آ گئی ہے اس کے بعد میرا خیال ہے کہ فاتحہ خوانی کر لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ظہور احمد خان ڈاہا (مرحوم) رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ مال و کالونیز کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اس حکومت نے ایک بہت ہی احسن اور مستحسن اقدام کیا تھا کہ جو پنجاب میں سپیشل بچے تھے ان کے لئے 20 سکول منظور کئے تھے اور اس کے لئے بجٹ بھی مختص کر دیا گیا تھا لیکن کافی عرصہ گزرنے کے باوجود سپیشل بچوں کے لئے وہ 20 سکول جو منظور ہوئے تھے ابھی تک ان میں کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ایک اچھا قدم ہے شاید یہ delay ہونے کی وجہ سے ختم ہی نہ ہو جائے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ سپیشل بچے جو منتظر ہیں جن کے لئے حکومت نے اتنا اچھا کام کیا ہے یہ واقعی پہلی دفعہ ہوا ہے کہ سپیشل بچوں کے لئے 20 سکول منظور کئے گئے تو میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں جلد از جلد اس پر عملدرآمد کروائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! دو تین روز پہلے جس دن صحت پر question hour تھا اس دن قاضی علی حسن نے ایک پوائنٹ اٹھایا تھا کہ ہمارے پنجاب میں جو جھنگ جیسے backward اضلاع ہیں ان میں میڈیکل میں داخلہ کے لئے کوٹا سسٹم کو ختم کر دیا گیا ہے اور باقی اضلاع کا بڑھا دیا گیا ہے۔ جناب نے فرمایا تھا کہ اس حوالے سے آپ نیا سوال دیں۔ دن گزر رہے ہیں اور بچوں کے داخلے ہو رہے ہیں، سوال کا جواب آنے تک ان کا پورا سال ضائع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ لاء منسٹر صاحب سے ان کے چیمبر میں مل لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ انہیں کہہ دیں تاکہ میں ملوں تو کوئی اثر بھی ہو۔

محترمہ زیب النساء قریشی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ فرمائیں!

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں کہ لاہور میں جعلی اسلحہ لائسنس دیئے جا رہے ہیں یہ ضلعی حکومت کے کارندے اور اسلحہ ڈیلر لوگوں کے ممنوعہ بور کے جعلی اسلحہ لائسنس دے رہے ہیں تو اس کے اوپر خصوصی توجہ کی جائے کیونکہ

لاء اینڈ آرڈر کا پہلے سے ہی بہت زیادہ مسئلہ ہے تو اس طرح شہریوں کی زندگی کو اور زیادہ خطرہ ہوگا۔

جناب سپیکر: محترمہ! ٹھیک ہے لاء منسٹر صاحب سن رہے ہیں وہ ضرور اس پر کوئی کارروائی کریں گے۔

محترمہ زیب النساء قریشی: میں اس حوالے سے اخبار بھی آپ کو بھجوا دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: پہلا سوال چودھری بلال اصغر وڑائچ صاحب کا ہے۔

راجہ ریاض احمد: On his behalf سوال نمبر 2485۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بے زمین کاشتکاروں میں اراضی کی تقسیم کی تفصیل

*2485۔ چودھری بلال اصغر وڑائچ: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

سال 1985 سے مئی 2003 تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بے زمین کاشتکاروں میں کتنی زمین تقسیم کی جا چکی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز:

1985 سے مئی 2003 تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 3240 ایکڑ تین کنال 13 مرلے سرکاری اراضی تقسیم کی گئی ہے۔ اس سکیم سے 326 افراد / گھرانوں کو فائدہ پہنچا۔

تحصیل وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

تحصیل	رقبہ			افراد
	M	K	A	
ٹوبہ ٹیک سنگھ	14	2	1249	111
گوجرہ	19	0	533	74
کمالیہ	0	0	1458	141
	13	3	3240	326

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! سوال یہ کیا گیا تھا کہ بے زمین کاشتکاروں میں کتنی زمین تقسیم کی گئی۔ ایک تو انہوں نے جواب میں 326 لوگوں کا ذکر کیا ہے کہ ان کو زمین تقسیم کی گئی ہے۔ اس میں انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ یہ 326 لوگ بے زمین تھے یا ان کے پاس پہلے کوئی زمین ہے۔ دوسرا یہ بتا دیں کہ جن

326 لوگوں کو زمین دی گئی، کیا criteria تھا اور ان کو زمین کس ٹینڈر کے تحت دی گئی، یہ دو میرے سوال ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! یہ زمین وزیراعظم سکیم کے تحت تقسیم ہوئی تھی اس میں پانچ روپے فی پروڈیوس انڈیکس یونٹ قیمت مقرر کی گئی تھی۔ اس کے لئے جو اہل لوگ تھے وہ چار ایکڑ سے کم زمین کے مالک یا پانچ سال تک بطور مزارعہ زمینداری کر رہے ہوں اور خسرہ گرداوری میں مسلسل پانچ سال تک ان کے نام ہوں وہ اس کے اہل تھے۔ اس میں ساڑھے بارہ ایکڑ زمین فی گھرانہ تقسیم کی گئی۔

چوہدری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں یہ criteria تفصیل سے بتایا جائے کہ زمین جس جگہ واقع ہے وہاں کے لوکل افراد کا کیا حصہ ہوگا اور جو باہر کے لوگ ہیں ان کا کیا حصہ ہوگا۔ اس میں کیا criteria مقرر کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے لوکل افراد ہیں یا جو ملحقہ ہیں ان کو دیا جائے گا پھر تحصیل پھر ضلع، پھر پنجاب یعنی اس لحاظ سے کن لوگوں کو یہ حق حاصل ہے؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! سب سے پہلے یہ حق ان لوگوں کو ملے گا جو وہاں پر قابض ہیں یا اس گاؤں کے رہنے والے ہیں جس گاؤں میں یہ زمین ہوگی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بے زمین کاشتکاروں کو زمینیں دی ہیں کیا پنجاب میں کسی اور جگہ بھی انہوں نے زمینیں دی ہیں؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! وزیراعلیٰ پنجاب کی سکیم کے تحت تقریباً ڈیڑھ لاکھ ایکڑ سے زیادہ زمین پنجاب کے 19 کالونیز اضلاع میں زمینوں کی الاٹمنٹ ہو رہی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! ابھی وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ جو لوگ زمین پر قابض تھے ان کو زمین دی گئی کیا جو آدمی زیادہ زمین پر قابض تھا اسے زیادہ زمین دی گئی یا اس سے withdraw کی گئی؟

جناب سپیکر: جو زمین پر قابض تھے یا اس گاؤں کے رہنے والے تھے ان کو priority دی گئی ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! ایک آدمی اگر دس مربع زمین پر قابض ہے تو کیا دس مربع زمین اسے دی گئی؟

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ زمین دی گئی ہے۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! ساڑھے بارہ ایکڑ سے زیادہ زمین کسی بھی فرد یا گھرانہ کو نہیں دی گئی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جس طرح حاجی محمد اعجاز صاحب نے کہا ہے کہ ساڑھے بارہ ایکڑ تو ہو گی، کیا اس کے خاندان کے مزید لوگوں کو بھی اس سکیم کے تحت دی جا سکتی ہے، اس کا بیٹا، بھائی، بھتیجا وغیرہ اہل تھے اس زمین کے؟

جناب سپیکر: اگر وہ اس زمرے میں آتا ہو گا تو اس کو بھی دی جائے گی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جیسا کہ انہوں نے کہا ہے کہ تین مربع زمین پر ناجائز قابض ہیں، اس کے دو بیٹے، ایک بھائی اور ایک بھتیجا ہے وہ تو سارے اس پر فال کر جاتے ہیں۔ پھر تو خاندان کو آپ نے دو مربعے دے دیئے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اگر گرداوری مختلف ناموں پر ہے تو پھر تو سب کو ملے گی اور اگر ایک کے نام کی گرداوری ہے تو پھر صرف ساڑھے بارہ ایکڑ ملے گی۔ اگلا سوال نمبر 4196 ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: سوال نمبر 4196 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور۔ 2001 تا حال بھرتی ہونے والے پٹواریوں کی تمام تفصیلات

*4196 ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک ضلع بہاولپور میں کتنے پٹواری بھرتی کئے گئے ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، پتاجات، تعلیمی قابلیت اور ڈومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ بنانے کا طریق کار بیان فرمائیں؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے نیز رولز میں نرمی دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کتنے افراد کو وزیر مال اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولدیت، پتا جات اور ڈومیسائل کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(و) اگر اس بھرتی سے قبل اخبارات میں اشتہار دیا گیا ہے۔ تو اخبار کا نام مع تاریخ اور نقل فراہم کی جائے؟

وزیر مال:

(الف) ضلع بہاولپور میں کل 17 پٹواری سال 2001 تا حال بھرتی کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ تحصیل بہاولپور 9 ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

2۔ تحصیل یزمان 6 ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

3۔ تحصیل احمد پور شرقیہ 2 ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

میزان 17

(ب) ایک پٹواری اپنے والد کی دوران ملازمت فوتیدگی پر بھرتی کیا گیا۔ تحصیل احمد پور شرقیہ میں ایک پٹواری کو اپنے والد کی معذوری پر ریٹائر ہو جانے کی وجہ سے بھرتی کیا گیا، ایک پٹواری کو صوبائی محتسب اعلیٰ صاحب کے حکم کے تحت اس کے والد کی ریٹائرمنٹ کے بعد بھرتی کیا گیا۔ باقی تمام پٹواریوں کو مطابق ہدایات بورڈ آف ریونیو پنجاب بھرتی کیا گیا۔ میرٹ لسٹ کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میرٹ بنانے والے افسران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رولز میں نرمی کے تحت کسی پٹواری کو بھرتی نہیں کیا گیا۔ تمام بھرتی میرٹ پر کی گئی ہے۔

(ہ) وزیر مال اور وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں کوئی پٹواری بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(و) بھرتی کئے جانے سے قبل محکمہ عالیہ کی ہدایت کے مطابق اخبارات میں اشتہار دیئے گئے ہیں اخباری تراشہ کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے جواب جز (الف) میں بتایا ہے کہ

محمد اقبال کو disabled کوٹا سے پٹواری تعینات کیا گیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ disabled کے لئے کتنا کوٹا مقرر ہے اور اس disabled سیٹ کے لئے کتنے لوگوں نے درخواستیں جمع کروائی تھیں۔

وزیر مال: جناب سپیکر! قاعدہ 17(a) کے تحت جب کوئی سرکاری ملازم دوران ملازمت وفات پا جائے یا میڈیکل گراونڈ پر ملازمت سے ریٹائر ہو جائے تو اس کے ایک حقیقی بیٹے یا بیٹی کو سکیل 1 تا 5 بمطابق اہلیت ملازمت فراہم کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! سوال تو یہ ہے کہ معذور افراد کو کوئی کوٹا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محکمہ میں کوئی disabled کوٹا ہے؟

وزیر مال: جناب سپیکر! تحصیل بہاولپور میں ایک پٹواری اپنے والد کی فوتیدگی کی بناء پر بھرتی کیا گیا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے disable کے بارے میں پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: وہ اسی طرف آ رہے ہیں۔

وزیر مال: جناب سپیکر! میں ایک چیز آپ کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ ایک سوال میں چھ جز ہوتے ہیں، جب یہ کہتے ہیں کہ پڑھا ہوا تصور کیا جائے تو وہ پڑھا ہوا تصور ہو گیا۔ جب یہ ضمنی سوال کرتے ہیں تو ان پانچ چھ جزوں کو ملا کر اور کچھ باہر سے ملا کر کرتے ہیں۔ (قہقہے)

ہمیں اس جز کو دیکھ کر ہی ان کو جواب دینا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ کے محکمے میں کوئی disable کا کوٹا ہے؟

وزیر مال: جناب سپیکر! میں وہیں آ رہا ہوں۔ میں عرض کر رہا تھا کہ والد کی معذوری پر ریٹائر ہو جانے کی وجہ سے ایک پٹواری بھرتی کیا گیا اور ایک پٹواری کو صوبائی محتسب صاحب کے حکم کے تحت والد کی ریٹائرمنٹ کے بعد بھرتی کیا گیا۔ باقی تمام پٹواریوں کو بورڈ کے تحت بھرتی کیا گیا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں نے تو disabled کوٹا پوچھا ہے؟

جناب سپیکر: معذوروں کا دو فیصد کوٹا ہے۔

ملک محمد اقبال چنڑ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! ابھی وزیر صاحب نے جو جواب پڑھا ہے وہ غلط پڑھا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ disabled کے لئے کتنا کوٹا مقرر ہے اور یہ کہ disabled کے لئے صرف ایک امیدوار نے درخواست دی تھی یا اس سے زیادہ امیدواروں نے درخواستیں دی تھیں۔ انہوں نے جواب غلط پڑھا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کوٹا تو بتا دیا ہے کہ دو فیصد کوٹا ہے۔ آپ کا سوال ہے کہ بہاولپور میں ایک ہی disabled کی درخواست تھی یا اس کے علاوہ کوئی اور بھی تھی۔ یہ تو fresh question بنتا ہے۔

وزیر مال: جناب سپیکر! ایک ہی آدمی بھرتی ہوا ہے۔ کوٹا دو فیصد ہے اس کے حساب سے ایک آدمی بھرتی ہونا تھا اور وہ معذور ہوا ہے اور معذور جو ہوتا ہے اس کے لئے ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے تب اس کو معذور تصور کیا جاتا ہے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پٹواریوں کی بھرتی، پٹواریوں کا رکھنا، پٹواریوں کا نکالنا، ان کے ٹرانسفر ان کے ماتحت ہیں یا ضلعی حکومت کے ماتحت ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ چاہے ضلعی حکومت ہو یا صوبائی حکومت ہو یہ سب کام میرٹ پر ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پٹواری بھرتی کرنے کے لئے ایک کمیٹی ہے جو میرٹ مقرر کرتی ہے۔ اس میں ای ڈی او (آر) چیئرمین ہوتا ہے، ڈی او (آر) اس کا ممبر ہے اور ای ڈی او (فنانس) ممبر ہے اور ایک آدمی بورڈ آف ریونیو کا ہوتا ہے۔ یہ سارے میرٹ مقرر کرتے ہیں اور اس میرٹ کی تعمیل کرتے ہوئے آرڈر ہوتے ہیں۔ اب یہاں یہ بات کہ کون کس کے ماتحت ہے۔ ڈی او آر، ای ڈی او آر محکمہ ریونیو کا ہے وہ صوبائی حکومت کے ماتحت ہیں اور ای ڈی او (فنانس) بھی صوبائی حکومت کا افسر ہے لیکن ان کی اے سی آر ضلع ناظم لکھتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2939 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

برٹش دور حکومت کی وسیع وعریض رہائشوں کے فالتو رقبہ کی نیلامی

*2939 سید احسان اللہ وقاص: کیاوزیر کالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں تمام بڑے افسران کے لئے برٹش دور حکومت میں تعمیر کئے گئے گھروں کے ساتھ منسلک وسیع رقبہ /لان کا سروے مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سروے کے مطابق ہر انفرادی کوٹھی کے ساتھ فالتو رقبہ کا تعین بھی کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس فالتو رقبہ کی شفاف نیلامی کا فیصلہ گزشتہ حکومت نے کیا تھا۔اس پر کس حد تک عملدرآمد ہوا، اگر نہیں ہوا تو کیا موجودہ حکومت اس فالتو رقبہ کو نیلام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر کالونیز:

(الف) جی ہاں۔یہ درست ہے کہ 1998 میں صوبہ بھر کے تمام بڑے افسران کے لئے برٹش دور حکومت میں تیار کئے گئے گھروں کے ساتھ منسلک وسیع رقبہ /لان کا سروے کیا گیا۔

(ب) ہاں یہ بھی درست ہے کہ سروے کے مطابق ہر انفرادی کوٹھی کے ساتھ فالتو رقبہ کا تعین بھی کیا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ گزشتہ حکومت نے اس فالتو رقبہ کی شفاف نیلامی کا فیصلہ کیا بلکہ اس وقت کی مرکزی حکومت نے یہ ہدایات جاری کیں کہ ڈویژن اور ضلع کی سطح کے بڑے افسران کی رہائش گاہوں کو ختم کر دیا جائے اور ان بڑے افسران کو بڑی رہائش گاہوں سے دو یا تین کنال کی رہائش گاہوں میں منتقل کر دیا جائے اور ان بڑی رہائش گاہوں کا بہتر استعمال کیا جائے لیکن اس پر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا اور موجودہ حکومت نے بھی اس رقبہ کو نیلام کرنے کا تاحال کوئی فیصلہ نہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ج) میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ درست نہ ہے کہ گزشتہ حکومت نے اس فالتو رقبہ کی نیلامی کا فیصلہ کیا بلکہ اس وقت کی مرکزی حکومت نے یہ ہدایات جاری کیں کہ ڈویژن اور ضلع کی سطح کے بڑے افسران کو رہائش گاہوں کو ختم کر دیا جائے اور ان بڑے افسران کو بڑی رہائش گاہوں سے دو یا تین کنال کی رہائش گاہوں میں منتقل کر دیا جائے اور ان بڑی رہائش گاہوں کا بہتر استعمال

کیا جائے لیکن اس پر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا اور موجودہ حکومت نے بھی اس رقبہ کو نیلام کرنے کا تاحال کوئی فیصلہ نہ کیا ہے۔ جناب میں اس بارے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی کسی حکومت نے فیصلہ کیا تھا اور جو انگریز کے دور میں چالیس چالیس کنال پر افسران کی رہائش گاہیں بنی ہوئی ہیں وہ بالکل بے کار ہیں اس لئے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ فالتو زمین نیلام کر دی جائے گی۔ اگر پچھلی حکومت یہ اچھا کام نہیں کر سکی تو موجود حکومت یہ اچھا کام کیوں نہیں کر رہی۔ کیا وجہ ہے اور اس رقبہ کو نیلام کرنے کا تاحال فیصلہ کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ 1998 میں مرکزی حکومت نے یہ فیصلہ کیا کہ ڈویژنل اور ضلعی سطح کے افسران کو بڑی سرکاری رہائش گاہوں سے 2/3 کنال کے نئے گھروں میں منتقل کر دیا جائے اور ان بڑی سرکاری رہائش گاہوں کا مناسب استعمال کیا جائے۔ اس ضمن میں چاروں چیف سیکرٹریوں کی سربراہی میں کمیٹیاں بنیں۔ کمشنر، ڈپٹی کمشنر، ڈی آئی جی، ایس پی اور دیگر افسران کے گھروں کے رقبہ کی تفصیلات اکٹھی کی گئیں۔ اس وقت کے چیف سیکرٹری پنجاب نے دیگر صوبوں کے چیف سیکرٹریوں سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ دیگر صوبے اپنے بڑے افسران کو چھوٹے گھروں میں منتقل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب کو presentation دی گئی لیکن کوئی حتمی فیصلہ نہ ہو سکا۔ اس ضمن میں یہ بتانا ضروری ہے کہ موجودہ ضلعی حکومتوں کے نظام میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کے عہدے ختم ہو چکے ہیں اور اب یہ سرکاری رہائش گاہیں ضلعی حکومتوں کے استعمال میں ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں یہ عرض بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارا محکمہ کالونیز ایگریکلچر زمین کو ڈیل کرتا ہے اور رہائشی زمینوں کا ایس اینڈ جی اے ڈی یا C&W کے اختیار میں آتا ہے اور اس کا انتظام اور کنٹرول ایس اینڈ جی اے ڈی اور C&W کے پاس ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: شکریہ۔ جناب سپیکر! پرسوں بھی یہ مسئلہ یہاں پر زیر بحث آیا تھا اور اس پر بڑی بحث ہوئی تھی کہ ایک سوال اگر کسی منسٹری کا نہیں ہے تو وہاں پہنچ جاتا ہے تو یہ rule 37 کہتا ہے کہ جس ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ یہ سوال ہے اس کو بھیج دے اور پھر اس کا جواب آ جائے۔ شاہ صاحب کا تو یہ بڑا آسان سوال تھا کہ کوٹھیوں

کے ساتھ فالتو زمینوں کو پچھلی حکومت نے نیلام کرنے کا فیصلہ کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اگر یہ کالونیز کا سوال نہیں بنتا تھا یا جس منسٹری کا بھی بنتا تھا وہاں پر یہ بھیج دیتے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس منسٹری سے متعلق یہ سوال ہے تو کیا حکومت اس سوال کو وہاں بھیجنے کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اس میں پہلی گزارش تو یہ ہے کہ بگو صاحب فرمارہے ہیں کہ پچھلی حکومت میں یہ بات ضرور چلی تھی کہ بڑے گھروں کو چھوٹے گھروں میں تبدیل کر دیا جائے لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا تھا۔ پنجاب کے علاوہ کسی صوبے نے اس پر اپنی رضامندی کا اظہار نہیں کیا تھا۔ اس وجہ سے اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا تھا۔ باقی یہ ان کی ایک اچھی تجویز ہے اور میں اس کو سراہتا ہوں۔ ہمارا محکمہ جس حد تک اس میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہے وہ یقیناً ادا کرے گا، اس پر پوزل کو سمری کی صورت میں وزیر اعلیٰ پنجاب تک ضرور پہنچائے گا لیکن فیصلہ کرنا ان کا کام ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ دوسرے صوبے اس پر متفق نہ تھے تو پنجاب کو دوسرے صوبوں کی رہنمائی میں لیڈ کرنا چاہئے اور آپ کے علم میں ہے کہ یہاں پر پانچ مرلہ پر ٹیکس ختم کیا گیا تو اس کے نتیجے میں صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ میں بھی ختم ہوا تو یہ بھی ایک اچھی روایت یہاں پر انہیں شروع کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔ جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: میرے سوال کا نمبر 5220 ہے۔

لاہور، انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے حاصل کی جانے والی اراضی کی قیمت کی ادائیگی

*5220 سید احسان اللہ وقاص: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع نہلا ضلع لاہور کی زرخیز اور آباد زمین کو ڈی او آر (ریونیو) کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے زیر دفعہ "4" لینڈ ایکوزیشن ایکٹ

1894، 4-دسمبر 2003 کو ایکوائر کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے قبل موضع مل، کماس اور بھائی کورٹ کا بنجر اور بے آباد رقبہ DOR(R) کے احکامات کے تحت 17-اکتوبر 2003 کو حاصل کیا گیا تھا لیکن بعد میں بارسوخ مالکان زمین کی وجہ سے اس نوٹیفکیشن میں ترمیم کر کے بنجر اور غیر آباد رقبہ کو نہ صرف خارج کر دیا گیا بلکہ موضع نہلا کا زرخیز رقبہ حاصل کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موضع نہلا کا جو رقبہ ایکوائر کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے اس کی قیمت خرید جو حکومت ادا کرنا چاہتی ہے وہ مارکیٹ ریٹ (اوسط) تو کجا DC ریٹ سے بھی بہت کم ہے۔ اس علاقہ کا DC ریٹ بھی 6-مارچ 2004 کے نوٹیفکیشن کے مطابق 10,000 روپے سے 15,000 روپے مرلہ ہو گیا ہے جبکہ اس علاقہ کے غریب کاشتکاروں سے دو سے اڑھائی لاکھ روپے فی ایکڑ کے حساب سے زمین خریدی جا رہی ہے؟

(د) حکومت کیوں بنجر زمین کو نکال کر زرخیز زمین پر انڈسٹریل اسٹیٹ بنانا چاہتی ہے اور اگر حکومت مخصوص وجوہات کی بناء پر علاقہ میں زمین حاصل کرنے پر مصر ہے تو مالکان زمین کو اوسط بیع کے مطابق ادائیگی کرنے کو کیوں تیار نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: شکریہ۔ جناب سپیکر!

(الف) یہ درست نہیں کہ موضع نہلا کی زرخیز اور آباد زمین کو سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے حاصل کیا گیا ہے بلکہ موضع نہلا کی بنجر اور غیر آباد زمین کو اس سکیم کا حصہ بنایا گیا ہے۔

(ب) یہ بات جزوی طور پر درست ہے کہ موضع مل، کماس اور بھائی کوٹ کا رقبہ زیر آمد کیا گیا تھا لیکن موضع کماس کا رقبہ بوجہ زرخیزی چھوڑ کر موضع نہلا کا بنجر اور غیر آباد رقبہ چنا گیا۔

(ج) بمطابق ویلیوایشن ٹیبل مورخہ 04-03-06 جاری کردہ ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور موضع نہلا کی زرعی زمین کی قیمت مبلغ دو ہزار روپے فی مرلہ رکھی گئی ہے۔ یہاں آبادی کا دور دور تک کوئی نشان نہ ہے اس لئے رہائشی یا کمرشل ریٹ کا اطلاق نہ ہو سکتا ہے۔ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے اس موضع میں زمین حاصل کرنے کے ضمن میں دو نوٹیفکیشنز زیر دفعہ 4 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 اکتوبر

اور دسمبر 2003 میں جاری ہوئے لہذا اس ویلیوایشن ٹیبل کا اطلاق اس حصول اراضی پر نہ ہو سکتا ہے۔ البتہ اکتوبر 2002 تا دسمبر 2003 کے دوران بمطابق قانون حصول اراضی 1894 یا لینڈ ایکوزیشن رولز 1983 منظور شدہ انتقالات کی اوسط بیعہ حاصل کی گئی جو کہ مبلغ -/312960 روپے فی ایکڑ بنتی تھی اور اس میں زرعی و بنجر قدیم رقبہ شامل تھا۔ سینئر اور تجربہ کار آفیسران محکمہ مالی کی کمیٹی نے زرعی رقبہ کی قیمت -/250,000 روپے فی ایکڑ اور بنجر قدیم کی فی ایکڑ قیمت -/210,000 روپے تجویز کی۔ مابعد ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی نے تمام حقائق کو مدنظر رکھ کر مطابق قانون و قواعد زرعی رقبہ کی قیمت برلب لنک روڈ 385,000 اور لنک روڈ سے ہٹ کر زیر آمد رقبہ کی قیمت -/260,000 روپے تجویز کی حالانکہ اس موضع کے زرعی رقبہ کی قیمت بمطابق زیر کار ویلیوایشن ٹیبل جاری کردہ ڈسٹرکٹ کلکٹر لاہور مبلغ -/2,010,000 روپے فی ایکڑ بنتی تھی۔

بورڈ آف ریونیو پنجاب نے جملہ حقائق کو مدنظر رکھ کر ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کلکٹر / ای۔ ڈی۔ او (آر) لاہور کی سفارشات کو مناسب اور درست گردانتے ہوئے اس کی منظوری دے دی جس کے پیش نظر ایل۔ اے۔ سی نے مورخہ 6۔ مئی 2004 کو ایوارڈ سنایا۔

(د) جہاں تک ممکن ہو سکا بنجر قدیم رقبہ حاصل کیا گیا ہے۔ صرف ناگزیر صورتحال میں کسی حد تک زرخیز رقبہ بھی حاصل کیا گیا ہے۔ جہاں تک مالکان زمین کو ادائیگی کا تعلق ہے مفصل جواب مندرجہ بالا ضمن (ج) میں بیان کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ مابعد ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی نے تمام حقائق کو مدنظر رکھ کر مطابق قانون و قواعد زرعی رقبہ کی قیمت برلب لنک روڈ -/385,000 اور لنک روڈ سے ہٹ کر زیر آمد رقبہ کی قیمت -/260,000 روپے تجویز کی۔ ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی میں کیا زمینداروں کے بھی کوئی نمائندے شامل تھے جن سے زمین حاصل کی جا رہی تھی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! ان کا کوئی نمائندہ نہیں ہوتا۔ یہ بورڈ آف ریونیو کے تحت آنے والے آفیسرز جن میں ای

ڈی او (آر)، ڈی او (آر) اور ڈی ڈی او (آر) پر مشتمل کمیٹی بیٹھ کر تجویز کرتی ہے اور جو دیکھ کر یعنی اوسط قیمت، انتقالات اور DC ریٹ وغیرہ ساری چیزوں کو مدنظر رکھ کر کرتے ہیں تو وہ پھر تجویز بورڈ آف ریونیو میں آتی ہے۔ بورڈ آف ریونیو میں ممبر بورڈ آف ریونیو اس کو approve کرتا ہے اور پھر اس کی قیمت announce ہوتی ہے اور ہر زمیندار کو یہ حق ہوتا ہے کہ اگر وہ قیمت اس کو منظور ہو تو اس کو ادائیگی کر دی جاتی ہے اور اگر منظور نہ ہو تو وہ protest کرتا ہے اور کورٹ میں جا کر اپنا فیصلہ لے سکتا ہے اور یہ particular case عدالت میں pending ہے اور کچھ زمینداروں نے پیسے لے لئے ہیں اور کچھ کو اعتراض تھا جنہوں نے عدالت میں کیس کیا ہوا ہے اور وہ زیر سماعت ہے۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ تقریباً اس علاقے میں 40/50 لاکھ روپے ایکڑ زمین تھی۔ میں ویسے تجویز کے طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد عدالتوں میں کیس جاتے ہیں، حکومت بھی بھگتتی ہے اور لوگ بھی پریشان ہوتے ہیں تو کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ جن کی آپ زمین لے رہے ہیں تو آپ ان کے نمائندوں کو بھی شامل کریں تاکہ اس طرح کے کوئی تنازعات ہی نہ کھڑے ہوں اور ان کو شامل کر کے ان کے ساتھ negotiate کر کے ریٹ settle ہوں گے تو پھر زمینداروں کے لئے بھی problem نہیں ہوگا اور حکومت کے لئے بھی کوئی مسئلہ نہیں بنے گا۔

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب کی تجویز بالکل معقول ہے تو جہاں تک میرا تعلق ہے کہ اس میں زمیندار یا جو بھی علاقے کے مالک ہوں تو ان کا بھی نمائندہ ہو لیکن ان کا نمائندہ کوئی منتخب آدمی ہی ہو سکتا ہے یعنی یونین ناظم یا کوئی اور ایسا آدمی ہو۔ بہر حال یہ ایک تجویز ہے جو ہائر اتھارٹی تک پہنچانا میرا فرض ہے اور میں اس لحاظ سے ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ انشاء اللہ میں یہ چیز لکھ کر آگے بھیجوں گا۔ اگر رولز میں ترمیم ہو گئی اور منظور ہو گئی تو پھر تعمیل کر دی جائے گی۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا کیا criteria ہے اور اسے بنانے کے لئے کون سی چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! انڈسٹریل اسٹیٹ میرا شعبہ نہیں ہے بلکہ میرا شعبہ زمین اس کے لئے دینا ہے اس کے لئے میں نے عرض کر دیا ہے اور مجھے نہیں پتا کہ انڈسٹریل اسٹیٹ کیا ہوتی ہے اور کیوں بناتے ہیں؟

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! انڈسٹریل اسٹیٹ کے بارے میں ہر آدمی کو علم ہونا چاہئے کہ جہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ بنائی جائے یا جہاں پر انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی جائے تو economically طور پر یہ بات لازم ہے کہ ملک کے زرخیز ترین رقبے کو بچایا جائے اور ملک کے کمزور ترین رقبے پر انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی جانی چاہئے تاکہ پیداوار میں کوئی کمی نہ ہو۔ یہاں پر زرخیز زمینوں پر انڈسٹریل اسٹیٹ بنائی جاتی ہے تو یہ کہاں کی دانشمندی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! جیسا کہ میرے بھائی نے کہا تو وہ بھی اسی لئے بنائی جاتی ہے کہ انڈسٹری لگے، ملک اقتصادی طور پر ترقی کرے، لوگوں کو ملازمت ملے اور جہاں تک زمین کا تعلق ہے تو یہی موضع نہلا کی زمین لی گئی ہے اور اس میں سینکڑوں ایکڑ زمین لی گئی ہے لیکن 37 ایکڑ یہاں پر ایسے ہیں جو آباد ہیں اور باقی سب غیر آباد اور غیر کاشتہ تھی۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ لاہور کے نزدیک ہے تو شاید قیمتی ہو گی لیکن کاشت کے لحاظ سے وہ غیر آباد تھی جو انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے لی گئی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ کچھ لوگوں نے عدالت میں جا کر cases کر دیئے اور ان پر stay ہو گیا تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنے لوگ عدالت میں گئے اور cases کس stage پر ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! وہ ہائی کورٹ میں case ہے اور میرے پاس اس وقت ان کی figure نہیں ہے کہ کتنے لوگوں نے protest کر کے عدالت میں apply کیا ہے۔ اگر یہ سوال دے دیں تو میں آئندہ موقع پر اس کی تعداد بتادوں گا۔ اس وقت میرے پاس انفارمیشن نہیں ہے۔

جناب محمد وقاص: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد وقاص: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ موضع مل، کماس اور بھائی کوٹ کا بنجر اور بے آباد رقبہ DOR(R) کے احکامات کے تحت 17-اکتوبر 2003 کو حاصل کیا گیا تھا لیکن بعد میں بار سوخ مالکان زمین کی وجہ سے اس نوٹیفکیشن میں ترمیم کر کے یہ دوسرا رقبہ حاصل کیا گیا ہے۔ اس دیئے جانے والے جواب سے صاف لگتا ہے کہ یہ بات جزوی طور پر درست ہے کہ پہلے وہ رقبہ حاصل کیا گیا تھا۔ میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ بار سوخ لوگ جن کا پہلے رقبہ حاصل کیا گیا تھا کہ کیا یہ بات درست ہے کہ ان کا بنجر علاقہ چھوڑ کر اب یہ زرخیز علاقہ لیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! یہ بار سوخ لوگوں کے لفظ تو ممبر صاحب کے ہیں جنہوں نے سوال کیا ہے۔ حکومت کے نہیں ہیں بلکہ حکومت تو یہ کہتی ہے کہ جو رقبہ کماس اور بھائی کوٹ کا لیا گیا تھا وہ بعد میں تحقیق ہوئی تو وہ آباد تھا اس لئے اس کو چھوڑ دیا گیا اور غیر آباد اور غیر کاشتہ نہلا کا رقبہ لیا گیا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ سینکڑوں ایکڑ رقبہ لیا گیا ہے جس میں صرف 37 ایکڑ آباد تھا باقی غیر آباد اور غیر کاشتہ تھا۔

جناب سپیکر: روکھڑی صاحب! اس میں میری تھوڑی سی گزارش ہے کہ جو گورنمنٹ کسی بھی مقصد کے لئے زمین acquire کرتی ہے کوئی سڑک، ہسپتال، نہر یا ریلوے لائین گزارنی ہے تو جو طریق کار آپ نے بتایا ہے نہ صرف اس گورنمنٹ کا بلکہ سابقہ ادوار میں جتنی بھی حکومتیں رہی ہیں ان کا بھی طریق کار یہی رہا ہے کہ جو زمین گورنمنٹ acquire کرتی ہے وہ اس موضع، چک یا شہر کی جو اوسط بیع ہوتی ہے اس پر ہی یہ انحصار کرتے ہیں اور اس کو مدنظر رکھ کر قیمت کا تعین کرتے ہیں تو میری گزارش ہے کہ اوسط بیع جو ہے فرض کرو کہ اگر ایک آدمی دس لاکھ روپے کا ایک ایکڑ خریدتا ہے تو وہ جو رجسٹری فیس ہوتی ہے اس سے بچنے کے لئے پٹواری کے

ساتھ مل کر یا تحصیل دار کے ساتھ مل کر جب انتقال کرواتا ہے تو اس پر 50ہزار روپے لکھواتا ہے۔ اس کو تو یہ نہیں پتا ہوتا کہ دس سال بعد گورنمنٹ نے یہ زمین acquire کرنی ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ جب قیمت کا تعین کیا جاتا ہے تو مارکیٹ ریٹ کو بھی مدنظر رکھا جائے میں فیصل آباد کے حوالے سے کہوں گا کہ آج کل وہاں ٹیکسٹائل سٹی بن رہا ہے اور ساڑھے چار لاکھ روپے فی ایکڑ زمیندار کو ملا ہے اور سنا ہے کہ وہ پلاٹ آگے انڈسٹریلسٹ میں تقسیم ہونے ہیں وہ تیس لاکھ روپے فی ایکڑ انہوں نے دینا ہے تو یہ بہت فرق ہے اور ادھر مارکیٹ ریٹ آج بھی پچیس تیس لاکھ روپے ایکڑ سے کم نہیں ہے لیکن کیونکہ شروع سے طریق کار یہی چلا آ رہا ہے کہ اوسط بیع کو مدنظر رکھ کر قیمت کا تعین کرنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جیسے آپ نے کہا کہ لوگ کورٹس میں بھی جا سکتے ہیں تو ایک آدمی کی دو کینال یا ایک ایکڑ زمین ہے تو وہ کورٹ میں کیا جائے گا کورٹ میں تو ایک لاکھ روپے وکیل ہی فیس وصول کرے گا تو اس پر میں چاہتا ہوں کہ اگر حکومت اس پر تھوڑی سی نظر ثانی کر لے تو اس طرح بہت لوگوں کا بھلا ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر مال: جناب سپیکر! اس میں بازاری قیمت کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! جس طرح آپ نے فرمایا وہ بالکل صحیح ہے اور ہم سب اس کو appreciate کرتے ہیں۔ یہ پورے ملک میں بھی ہوگا لیکن ہم صوبے کی بات کرتے ہیں کہ صوبے میں بہت ساری جگہوں پر جب زمین acquire کی جاتی ہے تو زمینداروں کے ساتھ بہت زیادتی ہوتی ہے تو جس طرح آپ نے فرمایا ہے میری بھی وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ مہربانی کر کے یہ اوسط بیع والا سسٹم ختم کر کے زمینداروں کو actual rate ملنا چاہئے کیونکہ جو انڈسٹریاں بناتے ہیں ان کو تو فائدہ پہنچتا ہے لیکن وہاں رہنے والے ہزاروں سال سے جو زمیندار رہ رہے ہیں ان کی زمین acquire ہوتی ہے ان کو وہاں کا موجودہ ریٹ بھی نہیں ملتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

سید احسان اللہ وقاص: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سید احسان اللہ وقاص!

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ آپ نے بالکل درست فرمایا ہے اور یہ جو کہا گیا

ہے کہ مارکیٹ ریٹ کو بھی سامنے رکھا جاتا ہے یہ اس طرح نہیں ہوتا اور آپ کی ہدایت بالکل درست ہے۔ یہی دیکھ لیں کہ یہ تین لاکھ پچاسی ہزار روپے کی انہوں نے زمین خریدی اور 35 لاکھ روپے کا ایکڑ انہوں نے فروخت کیا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک فیکٹری مالک جو پچاس کروڑ روپے کی فیکٹری لگا رہا ہے وہ 35 لاکھ روپے کی بجائے اس کے لئے 50 لاکھ روپے کا بھی پلاٹ خریدنا کوئی زیادہ فرق نہیں پڑتا لیکن ایک زمیندار کو آپ بالکل ختم کر کے رکھ دیتے ہیں جس کی تیس لاکھ روپے کی زمین آپ صرف تین لاکھ روپے میں لے لیتے ہیں وہ تو بچارہ بالکل مر جاتا ہے اس کی ساری جائیداد تباہ ہو جاتی ہے اس لئے آپ کی یہ ہدایات بہت جامع اور بہت ضروری ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، اگلا سوال رانا آفتاب احمد خان کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3013 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد۔ آفیسرز کی رہائش گاہوں میں قائم نرسریوں کی آمدن کی تفصیل

*3013 رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد ضلع میں D.C.O، D.P.O، E.D.Os، D.D.Os اور محکمہ آبپاشی کے افسران کی سرکاری رہائش گاہوں میں پھلدار اور پھولدار نرسریاں ہیں؟

(ب) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ان نرسریوں کی آمدن حکومت کی متعلقہ مد میں جمع کروائی جا رہی ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل کیا ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) اس حد تک درست ہے کہ فیصل آباد میں بیشتر سرکاری افسران پرانی وضع کے بنگلوں میں رہائش پذیر ہیں جن کے وسیع و عریض لان ہیں جن میں خوبصورت پھول اور زیبائشی پودے لگائے گئے ہیں۔ تفصیل فلیگ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ ان میں وسیع و عریض لان ہیں جو کہ رہائش سے ملحقہ ہیں۔ پھول اور زیبائشی پودے محض عمارت کی خوبصورتی ماحولیاتی آلودگی کو مدنظر رکھ کر لگائے گئے ہیں۔ ان پودوں سے حاصل ہونے

والی آمدنی ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے جاری کردہ مراسلہ نمبر SC/36122/57(CCP) مورخہ 07-05-1958 کی روشنی میں ان باغیچوں کی دیکھ بھال پر مامور سٹاف اور دیگر (کھاد / بیج وغیرہ) پر خرچ کی جاتی ہے جس کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی وسائل مہیا نہیں کئے جاتے ہیں۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 'اس موضوع پر اسمبلی سوال نمبر 918,600,539 اٹھائے گئے تھے۔

مزید حکومت کی طرف سے سال 84-83 اور سال 85-84 میں استفسار کیا گیا تھا جس کے بارے میں محکمانہ اکاؤنٹس کمیٹی کی میٹنگ منعقدہ سال 1987 میں باقاعدہ بعد از بحث و تمحیص یہ سوال نمٹا یا گیا۔اقتباس کارروائی اجلاس (DAC) سال 1987 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا آفتاب احمد خان: جی، بہت ہیں۔جناب سپیکر! میں وزیر کالونیز سے پہلے تو اس چیز سے اتفاق نہیں کرتا انہوں نے 100 فیصد نہیں بلکہ 1000 time غلط جواب دیا ہے کیونکہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے 2003 میں ایک کمیٹی فارم کی تھی اور چار اضلاع کا سپیشل آڈٹ کروایا تھا ساہیوال، فیصل آباد، سرگودھا اور بہاولپور جہاں یہ گرین انکم لیتے تھے اور سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو ضیاء الرحمن تھے انہوں نے کہا تھا کہ یہ نہیں لے سکتے۔انہوں نے اس رپورٹ کے مطابق جو میرے ہاتھ میں ہے صرف فیصل آباد ڈی سی او کا گھر اس کا covered area 0.43 ایکڑ ہے اور اس کے استعمال میں 8.83 ایکڑ ہے اور اس کی وہاں پر نرسری والوں کو 31 ہزار روپے ماہانہ گرین انکم دیئے جا رہے ہیں اسی طرح آگے 42 ہزار روپے ڈی آئی جی کے گھر کا ہے اس طرح یہ سارا ایس پی ہیڈ کوارٹر کا 42 ہزار روپے ہے کسی کا 30 ہزار اور 40 ہزار روپے ہے۔

جناب سپیکر! یہ اس کو under the law استعمال نہیں کر سکتے۔انہوں نے کہا کہ محکمانہ کمیٹی نے اس کو کر دیا ہے میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ کیونکہ یہ آپ کی گورنمنٹ کے سپیشل آڈٹ کے بعد اس کو as arrears of land revenue اور اسمبلی نے ان کو یہ ریفر کیا تھا کہ ان سے یہ پیسے recover کئے جائیں تو بجائے recovery کے منسٹر صاحب نے فرمادیا ہے کہ وہاں پر ornaments پھولوں کے لئے لگائے ہیں۔ ہمیں ornaments پر کوئی اعتراض نہیں ہے آپ کو بھی پتا ہے آپ کا شہر ہے وہاں پر نرسریاں ہیں اور under the law یہ انکم نہیں لے سکتے۔یہ کروڑوں روپے کا معاملہ ہے اس پر ایک کمیٹی فارم کریں یہ ان

کی انکوائری ہے میری نہیں ہے۔ ایک تو محکمے نے غلط جواب دیا ہے دوسرا یہ کہ اس کے مطابق اس کی recovery کیوں نہیں کرتے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! جیسا کہ اس جواب میں، میں نے عرض کر دیا ہے اور محکمے نے بتا دیا ہے کہ جو سرکاری رہائش گاہوں کا مسئلہ ہے اور وہاں سے ہونے والی آمدنی Colonies Department کے purview پر نہیں آتی تو یہ جو ہم نے جواب دیا ہے وہ رضاکارانہ بنیادوں پر دیا ہے اور سابقہ ماضی کو ریفرنس بنا کر دیا ہے اور جہاں تک مجھے علم ہے یہ نرسریوں کی زمین ان لوگوں کو لیز پر دی جاتی ہے اور ان سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ سرکاری خزانے میں جمع کروائی جاتی ہے اگر رانا صاحب کو اس سوال پر کوئی اعتراض ہو تو اس کا جواب متعلقہ محکمہ جو اس کو ڈیل کرتا ہے یا جس کے دائرہ کار میں آتا ہے وہ اس کا جواب properly دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I don't agree with this point سوال یہ ہے کہ یہ زمین حکومت پنجاب کی ملکیت ہے زیر قبضہ ان کے سرکاری افسر ہی رہ رہے ہیں تو کیا یہ زمین sub lease کر سکتے ہیں؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ sub lease نہیں کر سکتے دوسرا یہ ہے کہ ڈی جی آڈٹ نے کہا ہے کہ یہاں سے recovery ہوئی ہے وہ بھی ان کے محکمے نے as arrears of land revenue collect کرنے ہیں میں نے نہیں کرنے ہیں۔ یہ کون سا محکمہ بتا رہے ہیں کہ جس کے زیر استعمال ہے؟ یہ ملکیت تو حکومت پنجاب کی ہے اور اس کے خانہ مقبوضگی میں بھی یہی ہے تو یہ جو کیا گیا ہے میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آپ ایک کمیٹی فارم کریں یہ جو کروڑوں روپے کی ریکوری ہے سرکاری افسران، یہاں احسان اللہ وقاص صاحب نے بھی کہا تھا کہ یہ ملکہ برطانیہ کی آخری نشانیاں جو ہیں یہ ایک کینال کے گھر میں نہیں رہ سکتے؟ آپ نے ان کو گیارہ گیارہ ایکڑ کا گھر دیا ہوا ہے وہاں سے یہ دو دو لاکھ روپے رینٹل انکم لے رہے ہیں اور گرین انکم لے رہے ہیں۔ تو میں اتفاق نہیں کرتا یہی Minister concerned ہیں، یہی وزیر کالونیز ہیں اور یہ اس کے مالک ہیں انہیں چاہئے کہ اس کی ریکوری کریں اور آپ اس پر ضرور ایک سپیشل کمیٹی فارم کریں کیونکہ میں اس پر ریکارڈ دے رہا ہوں یہ ریکارڈ کی بات ہے اور چیف سیکرٹری کو بھی لکھا ہے کہ ریکوری کی جائے۔ انہوں نے ریکوری کا بھی جواب نہیں دیا اور نہ

ہی یہ recover کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ میری رپورٹ نہیں ہے یہ حکومت پنجاب کی رپورٹ ہے اگر یہ اپنی حکومت پنجاب کی رپورٹ پر عملدر آمد نہیں کرنا چاہتے جس طرح میں نے ایک سوال دیا تھا کہ آپ سیل برائے treaty کر رہے ہیں پندرہ لاکھ روپے والی چیز پانچ لاکھ روپے میں، میں نے دس لاکھ کا کہا وہ بھی نہیں ملی تو میں نے آفر بھیجی تھی یہ اسٹیٹ آپ کی انکم ہے اس کو اس طرح نہ کریں۔ سرکاری افسران کو ان کی حدود میں رہنے دیں اور اس وقت اہم بات یہ ہے کہ یہ ریکوری گورنمنٹ نے بنائی ہے میں نے نہیں بنائی ہے اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے اس پر لکھا تھا کہ ان کو ریکور کر کے جمع کروائیں اور یہ جمع کس نے کروانی ہے یہ recover کرنا تو ان کا کام ہے میں نے تو نہیں کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں، میں نے ذکر کیا ہے کہ ان پودوں سے حاصل ہونے والی آمدنی ایس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے جاری کردہ مراسلہ نمبر (CCP)57/36122/SC مورخہ 07-05-58 کی روشنی میں ان باغیچوں کی دیکھ بھال پر مامور سٹاف اور دیگر کھاد بیج وغیرہ پر خرچ کی جاتی ہے جس کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی وسائل مہیا نہیں کئے جاتے ہیں اس لئے میں گزارش کر رہا ہوں کہ یہ مراسلہ جو ایس اینڈ جی اے ڈی نے 1958 میں جاری کیا تھا، یہ موجودہ حکومت نے نہیں کیا، 1958 میں کیا تھا جس کے تحت ان باغیچوں کا انتظام ایس اینڈ جی اے ڈی کر رہا ہے اور اسی نوٹیفکیشن کے مطابق معاملات چل رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ بات نہیں ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ معاملہ تو یہ ہے کہ 1958 کا نوٹیفکیشن ہے، سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو ضیاء الرحمٰن خان نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں یہ سٹیٹمنٹ دی کہ یہ رینٹل انکم خزانے میں جمع ہونی چاہئے۔ اگر تو جس طرح یہی ہے کہ چار یہ لائٹیں لگا لیتے ہیں کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے لگاتے ہیں اور ڈی سی صاحب کے گھر کا بجلی کا جو بل ہے وہ بھی سرکار دیتی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں، یہ جو emblem ہے یہ ڈی جی (آڈٹ) پاکستان نے کی ہے، میں نے نہیں کی ہے، سپیشل آڈٹ ہوا ہے اور اس کی ریکوری قانوناً بنتی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ نوٹیفکیشن ہوا ہے۔ آپ مجھے بتا دیں، آپ فیصل آباد کے رہنے والے ہیں، کون سے وہاں پر پودے لگے اور نرسریاں نہیں ہیں، نرسری یہ لے نہیں سکتے ہیں اور under the law یہ sublet بھی نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو اتنے اتنے بڑے بیوروکریسی کے گھر ہیں، کالونیئل دور کی یادگاریں ہیں، انگریز کے دور میں یہ بنائے گئے تھے۔ خود انگلستان میں یہ کیفیت ہے کہ اس وقت انگلینڈ کا جو پرائم منسٹر ٹونی بلیئر ہے وہ جب منتخب ہوا تو اس نے ہاؤس آف کامنز کو درخواست دی کہ Ten Downing Street میں two bed room house ہے---

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ اس درخواست میں انھوں نے کہا کہ میری فیملی بڑی ہے اور Ten Downing Street جو ہے وہ two bed room house ہے، مجھے Eleven Downing Street میں رہنے کی اجازت دے دی جائے کیونکہ یہ three bed room house ہے۔ ہاؤس آف کامنز نے اس کی درخواست reject کی اور انہیں کہا کہ اسی چھوٹے گھر میں تمہیں گزارا کرنا ہے، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو اس وقت رانا آفتاب صاحب کی طرف سے معاملہ بالکل rightly اٹھایا گیا ہے اس کا اصل حل یہ ہے کہ یہ جو بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں ان کی زمین کو کسی اور مصرف میں لایا جائے اور ان کو اپنی اوقات کے اندر رکھا جائے، میرا ضمنی سوال اس میں یہ ہے کہ کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی تجویز ہے کہ یہ جو مربعوں مربعوں میں گھر ہیں ان کو curtail کر کے دس دس مرلے یا ایک ایک کنال میں کر کے باقی زمین کسی اور مصرف میں لائی جائے، ایسی کوئی تجویز ان کے زیر غور ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ رانا آفتاب صاحب کی بات سے مجھے قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے، نہ میں اس کو deny کر رہا ہوں۔ صرف سوال یہ ہے کہ یہ جو نوٹیفکیشن ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے یہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے جاری کیا ہے اور یہ آج کا نہیں ہے، موجودہ حکومت کا نہیں ہے، 1958 کا نوٹیفکیشن ہے جس کے تحت یہ سارے معاملات چل رہے ہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ جس طرح ڈاکٹر صاحب فرما رہے ہیں، میں نے یہ پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ اچھی تجویز ہے، کوٹھیوں کے رقبے کو کم اور ضرورت کے مطابق ہونا چاہئے۔ محکمہ کالونیز اس سلسلے میں آپ سے اتفاق کرتا ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف ضرور بھیجیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے کہ اتنی ہم نے محنت کی ہے۔ چار سال کے بعد کروڑوں روپے ان کے ذمہ نکالے ہیں۔ آج یہ وزیر یاد رکھیں، یہاں پر بیٹھے ہیں، جب یہ گورنمنٹ چلی جائے گی توان پر یہ کیسز بنیں گے کہ آپ نے کار misuse کی ہے، آپ کے گھر میں یہ ہوا ہے۔۔۔

وزیر کالونیز: کوئی نہیں ہوتے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب! ہوتے رہے ہیں۔ ہم نے آکر اس پی اے سی میں ان کے کیسز ختم کئے ہیں۔ کسی سرکاری افسر کو دیکھیں، ڈی سی کے گھر سات گاڑیاں ہیں۔ ہم توان کو رولز آف لاء کی بات کر رہے ہیں کہ یہ recovery بنتی ہے اور یہ گورنمنٹ آف پنجاب کے آڈٹ ڈیپارٹمنٹ نے بنائی ہے، میں نے نہیں بنائی۔ یہ sublet نہیں کرتے؟ 1958 کا نوٹیفکیشن is a white notification، آپ اس پر ایک کمیٹی بنا دیں۔ یہ کروڑوں روپیہ گورنمنٹ کو ملے گا۔ ان سرکاری افسران سے بھی لے لیں۔ آج کل تو ڈی سی او کا ڈویلپمنٹ میں بھی کمیشن ہو گیا ہے۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ جو رانا صاحب فرما رہے ہیں اگر کوئی کمیٹی بنی تھی یا سینئر ممبر صاحب نے اس میں اپنا کوئی point of view دیا تھا اور اس میں انھوں نے ان لوگوں کے اوپر کوئی recovery ڈالی تھی تو وہ بھی میرے ڈیپارٹمنٹ کا کام نہیں ہے، وہ بھی ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ recovery بھی وہی کرے گا، ہمارے purview میں وہ بھی نہیں آتا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ recovery کا رجسٹر ہے، یہ میرے پاس ہی ہے۔ یہ لے لیں۔ یہ منسٹر ریونیو بیٹھے ہیں، یہ recovery کر لیں، ہم تو چاہتے ہیں کہ سرکار کو پیسے آجائیں۔ اس پر آپ direction دے دیں کہ جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے recovery کا حکم کیا ہے اس recovery کو expedite کیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ منسٹر صاحب اپنے طور پر دیکھ لیں گے۔ جی، حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی منسٹر موصوف اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ جو دس دس ایکڑ یا آٹھ آٹھ ایکڑ کے بڑے گھر ہیں ان کی جو فالتو زمین گھروں کے علاوہ ہے، constructed area کے

علاوہ تو جو فالتو زمین ہے یہ اس کا کمرشل استعمال ہو رہا ہے، وہاں نرسریاں لگی ہوئی ہیں، وہاں جن افسران کی رہائش ہے وہ پیسے لے رہے ہیں، یہ آج کے بعد کوئی ایسی پالیسی بنالیں کہ آج کے بعد وہ جو فالتو زمین ہے یہ rent out کریں، یہ سب لیز کریں یا لوگوں کو دیں تاکہ اس سے جو آمدن ہو وہ پنجاب گورنمنٹ کو آئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، راجہ صاحب! کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال صرف اتنا ہے کہ جو جگہ لیز پر دی جائے، یہ تمام نرسریاں وہاں پر جو افسران ہیں وہ لیز پر دیتے ہیں یا اس چیز کا رانجھا صاحب حلف دے دیں کہ وہ لیز پر نہیں دیتے یا میں اسی floor پر ابھی حلف دیتا ہوں کہ وہ لیز پر دیتے ہیں اور یہ سارا جھوٹ بول رہے ہیں۔ صرف میرا اتنا سوال ہے کہ لیز پر وہ افسران دیتے ہیں، پیسے وہ افسران وصول کرتے ہیں، جب وہ جگہ ہی لیز پر دے دیتے ہیں کہ چار کنال جگہ نرسری والے نے لیز پر لے لی تو اس کو تو کوئی فنڈ نہیں دینا، صرف پانی دیتے ہیں اور اس سے لیز منی چالیس ہزار، ساٹھ ہزار، دو لاکھ روپیہ وہ افسران لیتے ہیں۔ یہ اتنا حلفاً کہہ دیں کہ کیا وہ افسران لیز منی نہیں لیتے؟ میں حلف دیتا ہوں کہ وہ افسران لیز منی لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: حلف کی ضرورت نہیں ہے۔ on the floor of the House جو بھی کوئی معزز رکن یا منسٹر بات کرتا ہے تو اس کو درست ہی تسلیم کیا جاتا ہے۔ جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! راجہ صاحب ہمارے معزز دوست ہیں، بھائی ہیں، میں ان کی خدمت میں یہ پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ اصل جو point ہے وہ اس کی طرف اپنی توجہ مبذول نہیں فرما رہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو معاملہ ہے یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا نہیں ہے۔ وہ جو زمین ہے یا اس کو سرکاری افسران کس طریقے سے استعمال کر رہے ہیں، اس سے recovery کر رہے ہیں اور آمدنی خود کھا رہے ہیں یا کسی کو کھلا رہے ہیں، باغیچے کی دیکھ بھال پر لگا رہے ہیں یا کسی اور مقصد کے لئے کر رہے ہیں، اس کا انتظام، اس کا کنٹرول یا اس کو دیکھنا ہمارے محکمے کا کام نہیں ہے۔ اگر آپ یہ حکم دیتے ہیں تو ہم یہ کوشش کرتے ہیں کہ ہم اس میں گورنمنٹ آف پنجاب کی بہتری کے لئے یا ان دوستوں کے حکم پر جو بھی کردار ادا کر سکتے ہیں وہ کر لیتے ہیں---

جناب سپیکر: یہ کس محکمہ سے متعلقہ ہے؟

وزیر کالونیز: میں نے جو پہلے عرض کیا ہے کہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے سارے معاملات اپنے زیر انتظام کر لئے ہیں۔ یہ باغیچوں کے جو بھی معاملات ہیں ان کے سپرد ہیں اور وہی ان کا انتظام

کرتے ہیں۔ یہ 1958 کی بات ہے، آج کی بات بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ان کو 1958 کا مراسلہ بڑا یاد ہے، 2005 کا جو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا فیصلہ ہے اس کو refer نہیں کر رہے ہیں۔ آپ اس پر ایک کمیٹی بنا دیں یا یہ جس محکمہ سے متعلقہ ہے اس کو refer کر دیں۔ یہ سوال ادھر چلا جائے۔ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ There must be some ultimate end to this question. اگر اس کو یہیں ختم کرنا ہے تو وہ کھاتے رہیں گے اور اس طرح چلتا رہے گا۔

جناب سپیکر: جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب !

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! اس میں تو بڑا آسان سا راستہ ہے جو میاں مناظر علی رانجھا صاحب نے خود بھی یہ کہا ہے کہ یہ جو ڈیپارٹمنٹ ایس اینڈ جی اے ڈی ہے یہ ان کا ہے، انہوں نے recovery کرنی ہے۔ یہ ان کو بھجوا دیں کہ یہ recovery کریں۔ وہ اگر کارروائی نہیں کریں گے تو پھر آگے ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: رانجھا صاحب! آپ ان کو کہہ دیں۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں پتا کروا لیتا ہوں۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے جو decision کیا تھا اور اس نے اگر کسی کے اوپر کوئی recovery ڈالی ہے تو انشاء اللہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو ہم بھجوا دیتے ہیں کہ وہ recovery کر لے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر صاحب کا ہے۔ ملک صاحب! آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں گے۔

ملک اصغر علی قیصر: سوال نمبر 5864 ۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 5864، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

ملک اصغر علی قیصر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد، عشر کی جمع شدہ رقم اور خرچ کی تفصیلات

*5864ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
(الف) یکم جنوری2002سے آج تک ضلع فیصل آباد میں عشر کی مد میں کتنی رقم جمع ہوئی؟
(ب) سب سے زیادہ رقم عشر کی مد میں کس تحصیل سے اکٹھی ہوئی؟
(ج) عشر کی یہ رقم کس مد میں جمع کروائی گئی؟
(د) کیا عشر کی یہ رقم فیصل آباد ضلع میں خرچ ہوئی تو کن کن منصوبوں پر خرچ ہوئی؟
(ہ) اس وقت عشر کی مد میں کتنی رقم ضلع ہذا میں کس کے اکاؤنٹ میں جمع ہے؟

وزیر مال:
(الف) کوئی رقم تشخیص کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی رقم جمع ہوئی ہے۔
(ب) کوئی رقم جمع نہ ہوئی ہے۔
(ج) کوئی رقم تشخیص کی گئی ہے اور نہ ہی کوئی رقم عشر کی مد میں جمع کروائی گئی ہے۔
(د) کوئی رقم تشخیص نہ کی گئی ہے اس لئے کسی بھی منصوبے پر کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔
(ہ) یکم جنوری2002سے آج تک عشر کی تشخیص ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی رقم جمع ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر! میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "عشر کی مد میں فیصل آباد ضلع میں کوئی رقم وصول نہ ہوئی ہے۔" کیا فیصل آباد ضلع میں عشر لاگو ہی نہیں ہوتا اگر ہے تو وصول کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر مال!

وزیر مال: جناب سپیکر! یہ فیصل آباد کا مسئلہ نہیں ہے۔ پورے پنجاب میں، یہ میں پڑھ کر بتا دیتا ہوں کہ:
A Sahib-e-Nisab may pay either to the Local Zakat Fund or directly to those eligible under Shariah to receive Zakat so much of the Usher due under Shariah as is not compulsorily realizable under the Ordinance. For example irrespective of Item 9 of the Second Schedule.

جناب والا! اس کے تحت پوزیشن یہ ہے کہ کوئی آدمی عشر دینے والا خود کسی ایسے آدمی کو دے دے

جوزکوٰۃ کا مستحق ہو، یا گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائے۔ لہذا کوئی آدمی گورنمنٹ کو دینے کے لئے تیار نہیں ہے، اس کو ایک رستہ ملا ہوا ہے کہ وہ عشر زکوٰۃ کے حق دار کو دے سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے دے دیا لہذا assessment نہیں ہوتی اور پورے پنجاب میں نہیں ہوتی۔ میں صرف فیصل آباد کی نہیں بلکہ پورے پنجاب کی بات کر رہا ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا یہ عشر voluntary ہے یا compulsory ہے؟

وزیر مال: آپ voluntary کہہ سکتے ہیں اگر آپ نے عشر دینا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ میں نے فلاں آدمی کو جو کہ زکوٰۃ کا مستحق ہے دے دیا ہے۔ لہذا voluntary ہو گیا۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ پورے صوبے میں کسی ضلعے میں بھی عشر نہیں لیا جا رہا؟ یہ اپنا بیان دے دیں اس کے بعد میں ابھی ثابت کر دوں گا کہ کس ضلعے میں زبردستی عشر وصول کیا جا رہا ہے۔

وزیر مال: جناب والا! کسی ضلعے میں عشر assess نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی ضلعے میں کوئی دے رہا۔ اگر آپ کے علم میں ہے کہ کہیں پر زبردستی عشر وصول کیا جا رہا ہے تو اس بارے میں آپ باقاعدہ پولیس میں رپورٹ درج کروائیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! ضلع اٹک میں اس سال تحصیلدار اور پٹواریوں نے عشر وصول کیا ہے۔ آپ اس بارے میں بے شک کوئی کمیٹی بنا دیں۔ میں کمیٹی کے سامنے یہ ثابت کر دوں گا۔ میرے محترم وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ پولیس میں جا کر رپورٹ کریں۔ اگر ہم نے پولیس کو ہی رپورٹ کرنی ہے تو یہ کس لئے جھنڈا لگا کر پھر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: انھوں نے بتایا ہے کہ ہر شخص کی مرضی ہے کہ وہ عشر گورنمنٹ کو جمع کروائے یا خود کسی شخص کو دے۔

راجہ ریاض احمد: جناب والا! اصولاً جب زمین پر انکم ٹیکس لاگو ہو گیا تو عشر ختم ہو جاتا ہے۔ میں اس بات کو سمجھتا ہوں لیکن اگر کوئی پٹواری کسی زمیندار کو جا کر کہتا ہے کہ تم عشر کے پیسے دو اور پھر زبردستی اس سے وصول بھی کرتا ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟ وزیر موصوف، متعلقہ محکمہ یا پولیس ہے؟

جناب سپیکر: روکھڑی صاحب کسی کے ساتھ زیادتی یا زبردستی نہیں ہونی چاہئے۔

وزیر مال: جناب سپیکر! میں نے تو متعلقہ قانون کو بھی یہاں جواب دیتے ہوئے quote کر دیا ہے۔ اب اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 3151۔ جناب والا! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شالامار باغ لاہور۔ رقبہ، ناجائز قابضین اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3151 محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا شالامار باغ لاہور کا رقبہ باغ کی چار دیواری کے علاوہ بھی ہے اگر ہے تو کہاں کہاں اور کتنا کتنا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ باغ کی مشرق کی جانب ملحقہ رقبہ بھی باغ کا ہی حصہ تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ باغ سے ملحقہ رقبہ پر آبادی بن چکی ہے جو کہ تجاوزات کے زمرے میں آتی ہے؟

(د) اگر جز (الف تا ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ باغ جو کہ ہمارا قومی ورثہ ہے کی زمین قابضین سے واگزار کرانے کو تیار ہے، نیز قبضہ کرنے والوں اور قبضہ کروانے والوں کے خلاف بھی کارروائی کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) شالامار باغ لاہور کا رقبہ جو چار دیواری کے اندر ہے 410 K-17M-0SFt چار صد دس کنال سترہ مرلے ہے اور چار دیواری کے علاوہ مین گیٹ کے سامنے جی ٹی روڈ پر جانب جنوب 3 K-1M-

194-Sft تین کنال ایک مرلہ یکصد چورانوے مربع فٹ ہے۔

(ب) باغ کی مشرق کی جانب رقبہ باغ کی ملکیت نہ ہے بلکہ یہ پرائیویٹ مالکان کی ملکیت ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ باغ سے ملحقہ رقبہ پر آبادی بن چکی ہے۔ یہ رقبہ پرائیویٹ مالکان کی ملکیت ہے مگر جو رقبہ مین گیٹ کے سامنے جی ٹی روڈ پر جانب جنوب K-1M-194-Sft 3 تین کنال ایک مرلہ یکصد چورانوے مربع فٹ واقع ہے اس پر ایک کنال دس مرلے پر ناجائز قبضہ ہے۔

(د) ناجائز قابضین کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی EDO(R) کی عدالت میں جاری ہے۔ مزید کارروائی فیصلہ کے مطابق کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! انھوں نے جز (ج) کے جواب میں بتایا ہے کہ ایک کنال دس مرلے پر ناجائز قبضہ ہے۔ یہ فرمادیں کہ یہ قبضہ کب ہوا، کس نے کیا ہے اور اس پر آج تک محکمہ کی طرف سے کیا کارروائی ہوئی ہے؟

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! تقریباً 20 سال قبل اس زمین پر قبضہ ہوا تھا۔ یہ معاملہ DO(R) اور EDO(R) کی عدالت میں زیر سماعت ہے۔ محکمہ اس کی پیروی کر رہا ہے۔

حاجی محمد اعجاز: کس تاریخ سے یہ کیس عدالت میں زیر سماعت ہے؟

وزیر کالونیز: اگر تاریخ چاہئے تو اس کے لئے fresh question کر دیں میں نے پہلے عرض کر دیا ہے کہ تقریباً 20 سال پہلے اس پر قبضہ ہوا تھا اور یہ معاملہ DO(R) اور EDO(R) کی عدالتوں میں زیر سماعت ہے۔ اس پر stay orders ہو چکے ہیں جس وقت یہ stay order vacate ہوں گے انشاء اللہ محکمہ یہ رقبہ واگزار کروائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! رانجھا صاحب نے فرمایا ہے کہ EDO(R) کی عدالت میں یہ معاملہ زیر سماعت ہے۔ اس جواب کی تاریخ وصولی 03-12-18 ہے۔ جوابی کاپی پر یہ تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ تو وزیر صاحب اس کی latest position بتادیں؟ تین سال پہلے یہ سوال دیا گیا ہے اور اگر تین سال میں یہ معاملہ decide نہیں ہوا تو پھر محکمہ کی کیا کارکردگی ہے۔ شالامار باغ کی یہ فرنٹ کی انتہائی قیمتی زمین ہے۔ میرے خیال میں کم از کم بیس پچیس لاکھ روپے مرلہ والی جگہ ہے جس پر ناجائز قبضہ ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: رانجھا صاحب اس کو pursue کریں، تھوڑا expedite کروائیں تاکہ جلد از جلد یہ قبضہ چھڑایا جا

سکے۔

وزیر کالونیز: جی، بہتر ہے میں خود اس کی نگرانی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال چودھری زاہد پرویز صاحب کا ہے۔

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 6637۔ جناب والا! اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نوشہرہ ورکاں گوجرانوالہ سرکاری اراضی کی جعل سازی سے فروخت اور حکومتی اقدامات

*6637 چودھری زاہد پرویز: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرمولہ ورکاں تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں حکومت کی کروڑوں روپے کی سرکاری اراضی شاملات کی صورت میں موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ کا پٹواری قبضہ گروپ کے افراد سے ملی بھگت کرتے ہوئے فرضی نام (بشیراں بیگم) اور جعلی مختار عام کے ذریعے مذکورہ زمین فروخت کر رہا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا قبضہ کی زمین واپس لینے کے لئے تیار ہے اور ملی بھگت کرنے والے افراد اور پٹواری کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مال:

(الف) موضع گرمولہ ورکاں میں کوئی رقبہ شاملات نہیں ہے بلکہ رقبہ تعدادی 52 کنال 10 مرلہ ملکیتی صوبائی حکومت (سابقہ متروکہ) ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ بشیراں بیگم نامی عورت کے نام سے بذریعہ مختار عام رقبہ مذکورہ بالا فروخت کیا جا رہا ہے۔

(ج) مندرجہ بالا جزویات کی روشنی میں کوئی رقبہ بشیراں بیگم کے نام نہ ہے لہذا اس کی طرف سے منتقلی رقبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ موضع گرمولہ ورکاں میں کوئی رقبہ شاملات نہیں ہے بلکہ رقبہ تعدادی 52 کنال 10 مرلہ ملکیتی صوبائی حکومت (سابقہ متروکہ) ہے۔ وزیر موصوف صاحب مجھے بتائیں کہ شاملات اور صوبائی حکومت کے رقبہ میں کیا فرق ہے، دوسرا اس 52 کنال 10 مرلہ رقبہ کا موجودہ status کیا ہے؟

وزیر مال: جناب! اب اگر میں یہ کہوں گا کہ ان کا سوال سمجھ نہیں آیا تو پھر کہا جائے گا کہ جی بوڑھے ہو گئے ہیں۔ مہربانی کر کے سوال ذرا اونچی آواز میں کر دیا کریں۔

جناب سپیکر: ان کا سوال یہ ہے کہ شاملات اور صوبائی حکومت کی ملکیتی زمین میں کیا فرق ہے؟

وزیر مال: جناب سپیکر! شاملات وہ رقبہ ہوتا ہے جو گاؤں کے مالکوں کی مشترکہ ملکیت ہوتا ہے۔ اس کے گاؤں والے مالک ہوتے ہیں، حکومت مالک نہیں ہوتی۔ اگر حکومت شاملات کی زمین لے گی تو ملکیت کے حساب سے مالکان کو ادائیگی کرے گی۔ جبکہ سرکاری زمین تو سرکار کی ہوتی ہے، سرکار اس کی مالک ہوتی ہے۔ دوسرا اس موضع گرمولہ ورکاں میں کوئی رقبہ شاملات نہیں ہے۔

چودھری زاہد پرویز: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ اس رقبہ کا موجودہ status کیا ہے آیا اب صوبائی حکومت نے اسے ٹھیکہ پر دیا ہوا یا کوئی دوسری صورتحال ہے؟

جناب سپیکر: روکھڑی صاحب چودھری صاحب نے پوچھا ہے کہ اس موضع میں جو رقبہ صوبائی حکومت کا ہے اسے آپ کس مصرف میں لا رہے ہیں آیا ٹھیکہ پر دیا ہوا ہے یا کہ ویسے ہی پڑا ہوا ہے؟

وزیر مال: جناب سپیکر! یہ صوبائی حکومت کا رقبہ ہے، ویسے ہی پڑا ہوا ہے۔ جب اس گاؤں میں کوئی سکول، کالج وغیرہ بنے گا تو پھر اس کا مصرف نکل آئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مختلف شہروں کے اندر بہت ساری شاملات کی زمین موجود ہے۔ بہاولپور میں ایک پوری کالونی شاملات کے اوپر بنی ہوئی ہے لیکن اس میں اتنی قانونی پیچیدگیاں ہو جاتی ہیں کہ بعض اوقات لوگ ناجائز قبضے کرتے ہیں اور پھر وہ لوگ اسٹاموں کے اوپر زمین فروخت کرتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت شاملات کی زمین کو regularize کر کے ان لوگوں کو دینے میں کیا قباحت محسوس کرتی ہے

جو اس پر بیٹھے ہوئے ہیں؟

وزیر مال: جناب والا! ڈاکٹر صاحب کا سوال اس سے relevant تو نہیں ہے بہرحال میں جواب عرض کرتا ہوں۔ فرض کیجئے کہ ایک گاؤں کی آبادی چار ہزار ہے اور گاؤں میں شاملات ہے تو وہ سب لوگ اس کے مالک ہوتے ہیں۔ اب چار ہزار آبادی کے گاؤں میں 10 کنال شاملات ہے تو اس میں حصہ نکالتے نکالتے حصے کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے لیکن یہ زمین انہی کی ہے، وہی اس کے مالک ہیں۔ بعض اوقات یہ رقبہ پڑا رہتا ہے، کچھ لوگ استعمال کرتے رہتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب تنویر اشرف کائرہ صاحب کا ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر (A)3328۔ جناب والا! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

03-2002 کے دوران بے گھر افراد کے لئے خرید کی گئی اراضی اور الاٹمنٹس کی تفصیلات

*(A)3328 **جناب تنویر اشرف کائرہ:** کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے 03-2002 کے دوران بے گھر شہریوں کے لئے کہاں کہاں اور کتنی کتنی رقم سے جگہ خریدی ہے؟

(ب) اب تک کی صورتحال کیا ہے، کتنے بے گھر افراد کو آباد کیا گیا ہے ضلع وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز:

(الف) 35 اضلاع میں کوئی اراضی خرید نہ کی گئی ہے اس لئے بے گھر افراد کو خرید کی گئی اراضی پر آباد کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ب) 35 اضلاع میں سے 21 اضلاع میں 84735 پلاٹس مستحقین میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں اور بقایا 87728: پلاٹس تقسیم کرنے والے ہیں جن کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام ضلع	الاٹ شدہ پلاٹس	بقایا پلاٹس
-1	پاکپتن	1591	1250
-2	فیصل آباد	15174	14932
-3	ڈیرہ غازی خان	1432	1601
-4	بہاولنگر	1087	213
-5	خوشاب	1194	4576
-6	سرگودھا	14281	712
-7	ٹوبہ ٹیک سنگھ	10734	1583
-8	لیہ	335	566
-9	جھنگ	6532	2110
-10	منڈی بہاؤالدین	5092	86
-11	چکوال	2037	3963
-12	رحیم یار خان	747	2131
-13	بھکر	5483	617
-14	ساہیوال	2705	106
-15	حافظ آباد	132	432
-16	ننکانہ صاحب	52	12
-17	وہاڑی	4202	2160
-18	گجرات	5477	_
-19	بہاولپور	5787	18363
-20	اوکاڑہ	570	7104
-21	سیالکوٹ	93	1534
-22	خانیوال	-	461
-23	ملتان	_	18248
-24	لودھراں	_	2041
-25	قصور	_	994
-26	مظفر گڑھ	_	510
-27	راجن پور	_	1415
	ٹوٹل	84735	87720

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! نمبر شمار 2 پر فیصل آباد ہے۔ اس میں الاٹ شدہ پلاٹس 15174 بتائے گئے ہیں جبکہ بقایا 14932 پلاٹس ہیں۔ یہ جو 14932 پلاٹس بقایا پڑے ہیں ان کو کب تک تقسیم کرنے کا منصوبہ ہے اور اس کا کیا criteria ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر سارے پلاٹ تقسیم ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! بہاولپور کے حوالے سے بھی دیکھیں کہ 5787 پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں اور 18363 پلاٹ ابھی الاٹ ہونا باقی ہیں۔ وہاں پر بڑی تعداد میں لوگ بے گھر اور پریشان ہیں۔ میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ وہاں پر جو بقایا پلاٹ ہیں ان کی تقسیم کا کیا طریق کار ہے اور کب تک انھیں مکمل کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! پورے پنجاب میں جو بھی پلاٹ خالی پڑے ہیں۔ ہم انشاء اللہ ایک دو ماہ کے اندر اندر حقدار لوگوں میں تقسیم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ایک دو ماہ کے اندر پورے پنجاب میں تقسیم کر دیں گے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! انھوں نے مکمل جواب نہیں دیا۔ پہلے کہا ہے کہ ایک مہینے کے اندر اب بھی دو مہینے کا کہہ رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: انھوں نے کہا تھا کہ رمضان شریف کے بعد۔ تو رمضان شریف کے بعد ایک ماہ بھی ہو سکتا ہے اور دو ماہ بھی ہو سکتے ہیں اس لئے انھوں نے دو ماہ کہہ دیئے ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ جن لوگوں کو یہ پلاٹ تقسیم کرنے ہیں۔ اس کا طریق

کار کیا ہوگا، فیصل آباد میں 14932 پلاٹ کس طریق کار کے تحت الاٹ کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! ہر تحصیل کے ڈی ڈی اوز کے زیر نگرانی کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ متعلقہ لوگ درخواستیں ان کے پاس جمع کراتے ہیں۔ پھر جانچ پڑتال کے لئے بھی متعلقہ گاؤں کے لوگوں کی کمیٹی بنی ہوئی ہے جہاں ہم نے زمین دینی ہے۔ ان کی تصدیق اور منظوری کے بعد یہ پلاٹ لوگوں کو free of cost دیئے جاتے ہیں۔ حکومت پنجاب اس کا کوئی معاوضہ وصول نہیں کرتی۔

جناب سپیکر: جناب ارشد محمود بگو صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! سیالکوٹ کے حوالے سے بھی کہا گیا ہے کہ الاٹ شدہ پلاٹ 93 اور بقیہ پلاٹ 1534 ہیں۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ 1534 پلاٹ سیالکوٹ میں کس جگہ ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اگر آپ اس کا الف جز پڑھیں تو سوال یہ ہے کہ 2002 اور 2003 میں بے گھر شہریوں کے لئے کہاں کہاں اور کتنی کتنی رقم سے جگہ خریدی ہے۔ چونکہ حکومت پنجاب کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو گھر دینے کے لئے زمین خریدے بلکہ ہم نے رضاکارانہ بنیاد پر یہ پوری تفصیل دے دی ہے۔ جو بھی پلاٹ ہیں وہ مختلف تحصیلوں میں ہوں گے۔ سینئر ممبر صاحب نے تمام اضلاع کو جو کالونی ڈسٹرکٹ ہیں یا جہاں پر یہ پلاٹ موجود ہیں ان کو آرڈر جاری کر دیئے ہیں کہ اکتوبر کے مہینے میں ہی اس کی تقسیم کو مکمل کیا جائے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! جن علاقوں میں یہ پلاٹ موجود ہیں کیا حکومت اس علاقے کے ایم پی اے کو اس کمیٹی میں شامل کرنے کے لئے تیار ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! اس کمیٹی میں وہاں کے مقامی notable، معزز لوگ ہیڈ ماسٹر، لمبردار اور وہاں کے لوکل کونسلر کو شامل کیا ہوا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہاں ایم پی اے صاحبان کا شامل ہونا مناسب نہیں ہے۔ ویسے اگر آپ نے کوئی حکم دینا ہو تو میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ایم پی اے کا یہ status نہیں ہے۔ ایم پی اے تو بڑے اونچے status کے لوگ ہیں۔ شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! دوستوں کی طرف سے جو سوال اٹھ رہا ہے۔ اصل میں ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ چونکہ الیکشن قریب آنے والے ہیں اور یہ جو باقی ماندہ پلاٹ ہیں ان کی بندر بانٹ ہو گی اور اپنے منظور نظر لوگوں کو نوازا جائے گا۔ جتنے پلاٹ ہیں یہ ایک دفعہ بھی تقسیم کر سکتے تھے۔ انھوں نے کہا ہے کہ کمیٹیاں بنائی ہیں اور متعلقہ لوگ ان کمیٹیوں سے رابطہ کریں۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کمیٹیاں کن افراد پر مشتمل ہیں؟ چونکہ ہماری یہ apprehension ہے کہ جونہی الیکشن قریب آئیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے فرمادیا ہے کہ دو ماہ کے اندر یہ تقسیم کر دیئے جائیں گے۔

شیخ اعجاز احمد: تو یہ فرمادیں کہ ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے لئے واقعی transparent طریقہ اپنایا گیا ہے کیونکہ ہماری apprehension یہ ہے کہ یہ اپنے منظور نظر لوگوں میں تقسیم کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ انتہائی انقلابی قدم ہے۔ انھوں نے ایک لاکھ سے زائد بے زمین کاشتکاروں میں زمین تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے اور ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ پلاٹ بھی بے گھر لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے تو ان پلاٹوں اور زمین کا میرٹ پر فیصلہ ہو گا۔ سیاسی یا الیکشن کے point of view سے اس کا فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ بقایا پلاٹوں کی تقسیم ہو رہی ہے ہم نے صرف ریکارڈ کے لئے یہ بتایا ہے کہ ابھی اتنے پلاٹ تقسیم کرنے ہیں۔ یہ عمل جاری ہے۔ اس کو الیکشن کے point of view سے نہیں روکا گیا بلکہ میرٹ پر ان کا فیصلہ ہو گا اور حق داروں کو ان کا حق ملے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر مال: جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کے احکامات پر عملدرآمد کی تفصیل

*6894 جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے اپنے ایک مراسلہ کے ذریعہ تمام پٹواریوں کو ان کے اپنے رہائشی اضلاع میں واپس بھیجنے کے لئے کہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع لاہور سے ایک بھی پٹواری مذکورہ بالا مراسلہ کی روشنی میں واپس نہ کیا گیا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کے مراسلہ پر ضلع لاہور میں عملدرآمد نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مال:

(الف) اس حد تک درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب نے بذریعہ حکم نمبری 2960-2004/1206-E(M)1 مورخہ 23-12-04 پٹواریان کو اپنی آبائی تحصیلوں اور اضلاع میں بھیجنے کے احکام جاری کئے تھے۔ (یعنی ان اضلاع اور تحصیلوں میں واپسی جہاں کے وہ رہائشی ہیں)

(ب) درست نہ ہے۔ ضلع لاہور سے ایک پٹواری لیاقت علی اپنے رہائشی ضلع سیالکوٹ میں واپس جا چکا ہے جبکہ باقی تین پٹواریان (جن کی تفصیل درج ذیل ہے) نے لاہور ہائی کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے۔

نام پٹواری	سابقہ ضلع	موجودہ تعیناتی
1۔ غیاث الدین	قصور	اشتمال
2۔ محمد سرور	گوجرانوالہ	سیٹلمنٹ آفس لاہور
3۔ محمد عمران مظہر	قصور	تحصیل لاہور سٹی

(ج) لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے ہر سہ پٹواریان نے حکم امتناعی حاصل کیا ہوا ہے اور معاملہ ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلہ کے بعد مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

شیخوپورہ شہر میں قبرستانوں کی تعداد، رقبہ، ناجائز قابضین اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3772: میاں خالد محمود: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شیخوپورہ شہر میں کتنے قبرستان ہیں اور ان کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) شیخوپورہ شہر میں واقع قبرستانوں کی کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے نیز مقامی حکومت نے اس اراضی کو واگزار کروانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) قبرستانوں میں ناجائز قبضہ کی وجہ سے جگہ کم ہو رہی ہے، مقامی حکومت نے بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر اس اہم اور ناگزیر ضرورت کی کیا کوئی منصوبہ بندی کی ہے اس حوالے سے تفصیل بتائی جائے؟

(د) قبرستان کی اراضی پر ناجائز قبضہ کرنے والوں کے خلاف سال 1997 سے سال 2003 کے دوران کتنے مقدمات درج ہوئے اب تک کی صورتحال سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز:

(الف) شیخوپورہ شہر میں کل 25 قبرستان ہیں جن کی دیکھ بھال کرنا TMA شیخوپورہ کا کام ہے جن کا رقبہ تقریباً 466 K-0M ہے۔

(ب) شیخوپورہ شہر میں تین قبرستانوں میں تجاوزات موجود ہیں اور تقریباً 15 افراد نے پختہ تعمیرات کر کے BE قبرستان کا رقبہ زیر قبضہ کر لیا ہے۔ ان قبرستانوں کی دیکھ بھال کرنا TMA کا کام ہے۔ محکمہ مال TMA کی مدد کرتا ہے۔ مگر TMA کی طرف سے ابھی تک کوئی درخواست موصول ہوئی ہے اور نہ ہی TMA کی طرف سے کوئی شکایات بابت واگزار کروائے جانے قبضہ / قبرستان موصول ہوئی ہے۔

(ج) متعلقہ محکمہ مال نہ ہے۔

(د) اس کا جواب ضمن (ب) میں تفصیلاً دیا جا چکا ہے۔ مطابق رپورٹ TMA کوئی مقدمہ درج نہ کروایا

گیا ہے۔

8-اکتوبر 2005 کے زلزلہ سے صوبہ میں متاثرہ املاک / افراد اور امداد سے متعلقہ تفصیل

*7411 ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 8-اکتوبر 2005 کو آنے والے زلزلہ میں صوبہ کے کتنے مکانات اور افراد متاثر ہوئے، متاثر ہونے والے دیہات کے نام اور تحصیل و ضلع کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متاثرہ افراد کو حکومت کی طرف سے جو مالی امداد دی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) حکومت نے جن افراد کے زلزلہ سے مکانات متاثر ہوئے، ان کی کس شرح سے مالی امداد کی؟

(د) سب سے زیادہ رقم کس ضلع میں کتنی دی گئی اور اس ضلع میں کتنے مکانات متاثر ہوئے تھے؟

وزیر مال:

(الف) 8-اکتوبر 2005 کو آنے والے زلزلہ میں صوبہ پنجاب میں ضلع راولپنڈی کی مری و کوٹلی ستیاں کی تحصیلوں میں زیادہ نقصان ہوا۔ نقصان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تفصیل اموات

راولپنڈی	21
گجرات	1
سیالکوٹ	1
منڈی بہاؤالدین	1
لاہور	1
کل	25

تفصیل نقصانات مکانات ضلع راولپنڈی

	مکمل	جزوی
تحصیل مری	332	827
تحصیل کوٹلی ستیاں	145	1061
کل	477	1888

(ب) صوبہ پنجاب میں 8-اکتوبر 2005 کو آنے والے زلزلہ سے کل 25-اموات ہوئیں اور چھ آدمی شدید زخمی ہوئے۔ تمام متوفیان کے لواحقین کو ایک لاکھ روپیہ فی متوفی اور تمام شدید زخمیوں کو پچاس ہزار روپے فی کس کے حساب سے معاوضہ کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔ متاثرہ مکانات کا سروے کرایا گیا ہے۔ معاوضہ کی ادائیگی کے لئے فیڈرل ریلیف کمشنر، اسلام آباد کو فنڈز کی فراہمی کے لئے کہا گیا ہے۔ درکار فنڈز وصول ہوتے ہی متاثرین کو معاوضہ کی ادائیگی کر دی جائے گی۔

(ج) تمام متاثرین کو فی الحال بیس ہزار فی کس کے حساب سے معاوضہ کی ادائیگی کی جائے گی۔

(د) تفصیل جز (ب) میں دے دی گئی ہے۔

بہاولپور، چک نمبر 32/B.C میں سرکاری اراضی، الاٹمنٹس اور ناجائز قابضین کی تفصیلات

*4737: **ملک محمد اقبال چنڑ:** کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چک 32 بی۔ سی بہاولپور میں 1990 میں حکومت کی اراضی کتنے ایکڑ تھی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) 1990 سے آج تک اس چک میں کن کن لوگوں کو کن کن شرائط پر کتنی اراضی لیز / کرایہ / ٹھیکہ وغیرہ پر الاٹ کی گئی ہے ان کے نام، ولدیت اور پتاجات کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک ہذا کی سرکاری اراضی پر بااثر لوگ محکمہ مال کے اہلکاران / افسران کی ملی بھگت سے کافی اراضی پر ناجائز قبضہ کر کے کاشتکاری کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ بااثر لوگ محکمہ مال کے اہلکاران / افسران کی ملی بھگت سے اس چک کی اراضی پرانی تاریخوں میں الاٹ کروا رہے ہیں اور فرضی ناموں کی فائلیں تیار کر کے عملہ کی ملی بھگت سے محکمہ مال کے دفتر میں جمع کروا رہے ہیں جبکہ حق دار لوگ در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت 1990 کے بعد سے آج تک ہونے والے اس چک کی اراضی کی الاٹمنٹ کی تحقیقات کروانے، ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے اور متعلقہ ذمہ دار سرکاری ملازمین / افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) مذکورہ چک میں 75 ایکڑ 12 مرلے سرکاری اراضی ہے جس میں سے 8 کنال محمد سلیمان ولد خیر محمد

اور16 کنال چوکیدارہ سکیم کے تحت سلطان احمد ولد نواب دین کو الاٹ کیا گیا ہے۔ بقیہ رقبہ 72ایکڑ 12مرلے موقع پر خالی پڑا ہے۔

(ب) 1990 سے تاحال کسی فرد یا ادارے کو رقبہ سرکاری لیز/کرایہ/ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے کیونکہ چک ہذا ممنوعہ حدود کارپوریشن میں واقع ہے۔

(ج) چک ہذا کی سرکاری اراضی پر محکمہ مال کے اہلکاران/افسران کی ملی بھگت سے کوئی ناجائز کاشت نہ ہو رہی ہے۔

(د) چک ہذا میں محکمہ مال کے اہلکاران/افسران کی ملی بھگت سے اراضی سرکار کی پرانی تاریخوں میں کوئی الاٹمنٹ نہ ہوئی ہے اس لئے فرضی ناموں کی فائلیں تیار کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(ہ) سال1990 سے اب تک چک ہذا میں کوئی الاٹمنٹ رقبہ سرکار ہوئی ہے اور نہ ہی اس وقت رقبہ سرکار پر کوئی ناجائز قابض ہے۔

ضلع قصور۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران بھرتی اور زرعی ٹیکس کی تفصیل

*8573 رانا سرفراز احمد خان: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور میں گزشتہ تین سالوں کے دوران جو زرعی ٹیکس اکٹھا کیا گیا، اس کی سال وار اور تحصیل وار تفصیلات مہیا کی جائیں؟

(ب) ضلع مذکور میں گزشتہ تین سالوں کے دوران بھرتی کردہ افراد کے نام، تعلیمی قابلیت، پتاجات اور ڈومیسائل کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر مال:

(الف) ضلع قصور میں گزشتہ تین سالوں کے دوران زرعی ٹیکس کی مد میں مبلغ -/7,53,28,784 روپے وصول ہوئی ہے۔ اس کی سال وار، تحصیل وار تفصیلات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ضلع مذکور میں گزشتہ تین سالوں کے دوران 2003تا2006) کل22 افراد بھرتی کئے گئے جن کی تفصیل کوائف ضمیمہ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

بہاولپور، محکمہ تعلیم کے دفتر کی عمارت اور تعمیر شدہ دکانوں سے متعلقہ تفصیل

*5817-A ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور شہر میں کچی کوٹھی نام کی عمارت جو کہ سبزی منڈی کے متصل ہے اور جہاں آج کل محکمہ تعلیم کا دفتر ہے، یہ کس کی ملکیت ہے؟

(ب) اس عمارت کی حدود میں برلب سڑک پچھلے چند ماہ میں دکانیں بنا دی گئی ہیں یہ دکانیں کس نے بنوائی ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) بہاولپور محکمہ تعلیم کی عمارت صاحبزادہ سعید الرشید عباسی ولد نواب سر صادق محمد خان عباسی کی ذاتی ملکیتی زمین پر تعمیر شدہ ہے۔ یہ رقبہ صوبائی حکومت کی ملکیت نہ ہے۔

(ب) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) صاحب بہاولپور اسی رقبہ پر چند دکانات پاک آرمی نے تعمیر کروائی ہیں۔

راولپنڈی، 2005 تا حال۔ رجسٹری، انتقالات سے آمدن کی تفصیل

*8581 محترمہ ثمینہ جدون (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2005 سے آج تک ضلع راولپنڈی میں کتنی رجسٹریاں ہوئیں؟

(ب) اس عرصہ میں کتنی سرکاری زمین کا انتقال ہوا؟

(ج) اس عرصہ میں رجسٹریوں، انتقالات سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل بتائیں؟

وزیر مال:

(الف) یکم جنوری 2005 ضلع راولپنڈی میں ہونے والی رجسٹریوں کی کل تعداد (99,205) ہے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران ضلع راولپنڈی میں کسی سرکاری زمین کا انتقال نہیں ہوا۔

(ج) یکم جنوری 2005 تا اگست 2006 تک ضلع راولپنڈی میں رجسٹریوں اور انتقالات سے حاصل ہونے والی آمدنی کی تفصیل درج ہے:۔

1۔	اشٹام فیس	52,86,00,156

2۔ رجسٹریشن فیس 27,63,07,167
3۔ فیس انتقالات 2,08,96,472

فیصل آباد مدن پورہ میں قائم مذبحہ خانہ سے پیدا شدہ مسائل اور حکومتی اقدامات

*6537 **محترمہ کنول نسیم:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کلیم شہید روڈ (نڑوالا) روڈ فیصل آباد ایک مکمل رہائشی علاقہ ہے اور اس کے رہائشی مدن پورہ میں مذبحہ خانہ کی وجہ سے شدید پریشان ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مذبحہ خانہ کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے حکومت نے اراضی بھی خریدی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس مذبحہ خانہ کو رہائشی آبادی سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر کالونیز:

(الف) یہ درست ہے کہ کلیم شہید روڈ (نڑوالہ روڈ) فیصل آباد ایک مکمل رہائشی علاقہ اور موجودہ مذبحہ خانہ آبادی کے اندر ہے۔

(ب) زمین خریدی نہ گئی ہے بلکہ رقبہ سرکار مربع نمبر 11 کیلہ نمبران 11 تا 18، 23 تا 25 واقع چک نمبر 71 گ۔ب، تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد برائے تعمیر سلاٹر ہاؤس / منتقلی رقبہ بحق میونسپل کارپوریشن فیصل آباد تجویز ہو چکا ہے جو بعد ازاں حکومت کی پالیسی کے مطابق متعلقہ حکام فیصل آباد کو منتقل کر دیا جائے گا۔

(ج) بمطابق رپورٹ DOR مذکورہ جگہ جدید سلاٹر ہاؤس کی تعمیر کے لئے موزوں ہے۔ جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق جلد ہی متعلقہ حکام کو منتقل کر دیا جائے گا۔

راولپنڈی۔ تعینات پٹواریوں سے متعلقہ تفصیل

*8582 محترمہ ثمینہ جدون (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی میں کتنے پٹواری تعینات ہیں، تحصیل وار نام اور پتاجات بتائیں؟

(ب) ضلع راولپنڈی میں تعینات پٹواریوں کی تعلیم اور ان کا سکیل بتائیں اس وقت کون سا پٹواری کس جگہ تعینات ہے 2005 سے آج تک کتنے پٹواریوں کو تبدیل / ٹرانسفر کیا گیا؟

(ج) 2000 کے بعد کتنے پٹواری دوسرے محکموں جیسے RDA سے ٹرانسفر ہو کر پٹواری تعینات ہوئے؟

وزیر مال:

(الف) ضلع راولپنڈی میں 304 پٹواری تعینات ہیں، تحصیل وار تفصیل یہ ہے:۔

(تحصیل کہوٹہ 19، تحصیل کوٹلی ستیاں 9، تحصیل مری 24، تحصیل کلر سیداں 26، تحصیل گوجر خان 84، تحصیل ٹیکسلا 10 اور تحصیل راولپنڈی 132)

پٹواریوں کے نام، جگہ تعیناتی، تعلیمی قابلیت، سکیل اور پتاجات کی تفصیل منسلکہ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں تعینات پٹواریوں کی تعلیم، سکیل، جگہ تعیناتی کی تفصیل جھنڈی (الف) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، ملاحظہ فرمائیں۔ 2005 سے آج تک 181 پٹواریوں کو تبدیل / ٹرانسفر کیا گیا۔

(ج) 2000 کے بعد ایک پٹواری کو RDA سے ٹرانسفر کر کے ضلع راولپنڈی میں تعینات کیا گیا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ، Prohibited Zone میں واقع اراضی کے ٹھیکہ سے متعلقہ تفصیلات

*6550 جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کی سرکاری زمین جو ٹوبہ ٹیک سنگھ میں (Prohibited Zone) کے اندر ہے، کے 1968 سے ٹینڈر کئے جاتے رہے ہیں اور یہ پالیسی 2001 تک برقرار رہی ہے اور سابقہ شرح کے حساب سے لگان 15 فیصد بڑھا کر 2001 تک وصول کیا جاتا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2001 کے بعد شرح ٹھیکہ دیہات کا وصول کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا

ہے جبکہ پانچ میل کے ایریا سے باہر سابقہ شرح کے مطابق لگان وصول کیا جارہا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت 2001 سے پہلے والی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے پانچ سالہ، دس سالہ اورپندرہ سالہ سکیم کے مطابق ٹینڈر طلب کرکے زمین دینے کے لئے تیار ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) درست ہے۔

(ب) جی ہاں! 2001 کے بعد شرح ٹھیکہ دیہات وصول کرنے کا نوٹیفکیشن 01-08-17 کو جاری کیا گیا ہے جبکہ پانچ میل (تحصیل ایریا) اور دس میل (کارپوریشن ایریا) سے باہر سابقہ شرح کے حساب سے لگان 15 فیصد بڑھا کر وصول کیا جاتا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ کابینہ کے فیصلہ مورخہ 03-09-30 کے مطابق تمام اقسام کے پٹہ جات اور ان کی توسیع بند کر دی گئی ہے اور اس کے مطابق بورڈ آف ریونیو پنجاب نے ایک نوٹیفکیشن مورخہ 03-12-10 کو جاری کر دیا تھا۔

ضلع قصور۔ گزشتہ دو سالوں کے دوران محکمہ مال کے اہلکاران کے خلاف انکوائریوں کی تفصیل

*8586 سردار پرویز حسن نکئی: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور محکمہ ہذا میں گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنے افسران اور اہلکاران کے خلاف رشوت ستانی، اختیارات کے غلط استعمال اور نااہلی کی بناء پر کارروائی کی گئی؟

(ب) مذکورہ افسران کے خلاف عائد کردہ الزامات اور انہیں دی گئی سزاؤں سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال:

(الف) گزشتہ دو سالوں (2005,2004) کے دوران محکمہ مال ضلع قصور میں 16 اہلکاران کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی جن میں سے بدانتظامی اور نااہلی کی بناء پر ایک اہلکار کو ملازمت سے جبری ریٹائر کیا گیا جبکہ دو اہلکاران کی ایک ایک سالانہ ترقی بند کی گئی اور تین اہلکاران کو الزامات ثابت

نہ ہونے کی بناء پر بری کیا گیا۔ علاوہ ازیں بقایا 10 اہلکاران کے خلاف محکمانہ کارروائی زیر التواء ہے۔

(ب) جن اہلکاران کو محکمانہ کارروائی کے نتیجہ میں سزائیں دی گئیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ محمد بوٹا، جونیئر کلرک دفتر DO(R) قصور کو مورخہ 05-06-06 کو نااہلی اور بدانتظامی کی بناء پر ملازمت سے جبری ریٹائر کیا گیا۔

2۔ منشی محمد شعیب پٹواری کی بدانتظامی اور کرپشن کی شکایت کی بناء پر مورخہ 04-04-05 کو ایک سال کی ترقی بند کی گئی۔

3۔ منشی محمد سلیم بھٹی پٹواری کی کرپشن کی شکایت کی بناء پر مورخہ 04-07-06 کو ایک سال کی ترقی بند کی گئی۔

چک نمبر R-71/4 ہارون آباد، 5 مرلہ سکیم کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق کی عطائیگی

*6945 محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر R-71/4 ہارون آباد میں 5 مرلہ سکیم کے تحت اضافی بستی قائم کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 5 مرلہ سکیم کے تحت الاٹیوں نے قبضہ تو لے لیا ہے مگر آج تک محکمہ مال کے کسی آفیسر نے پلاٹوں کی نشاندہی نہ کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اضافی بستی کے قیام کو کئی برس ہو چکے ہیں مگر آج تک کسی الاٹی کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے ہیں جبکہ متعدد بار حکومت مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کر چکی ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بستی کے الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) چک نمبر R-71/4 تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر میں 5 مرلہ سکیم کی کوئی اضافی بستی قائم نہیں ہے۔ البتہ 885 کنال 7 مرلہ سرکاری زمین پر عرصہ سے ناجائز قابضین موجود ہیں۔

(ب) 5 مرلہ سکیم کی کوئی بستی نہ ہے البتہ 7 مرلہ 885 کنال رقبہ پر ناجائز قابضین کو بصیغہ کچی آبادی سکیم مطابق قبضہ جا کر سروے کیا، سروے رجسٹر میں قابضین کا اندراج ہوتا ہے اور کچی آبادی سکیم کے

تحت قبضہ کے مطابق الاٹمنٹ ہو چکی ہے نشاندہی کی ضرورت نہ ہوتی ہے۔

(ج) بمطابق ہدایات بورڈ آف ریونیو کچی آبادی سکیم کے تحت جو لوگ رقبہ سرکار پر مورخہ 15-09-88 سے قابض تھے کا باقاعدہ سروے کروایا گیا اور اس کے مطابق الاٹمنٹ کی گئی۔ موقع پر بیٹھے تمام لوگوں کو الاٹمنٹ آرڈر مل گئے ہیں ابھی تک ان لوگوں کی درخواستیں برائے حصول مالکانہ حقوق ڈی او(آر) کے پاس نہیں پہنچیں جو نہی درخواستیں وصول ہوتی ہیں قانون کے مطابق ان پر عمل کیا جائے گا۔

(د) یہ کہ کچی آبادی سکیم کے تحت مطابق ہدایات بورڈ آف ریونیو 90-02-28 تک مالکانہ حقوق دیئے جا سکتے ہیں۔ بقیہ جواب جز(ج) میں دیا جا چکا ہے۔

ضلع شیخوپورہ۔2005 تاحال، رجسٹریوں / انتقالات کی تعداد و آمدن

*8626 محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر مال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) یکم جنوری 2005 سے آج تک ضلع شیخوپورہ میں کتنی رجسٹریاں ہوئیں؟

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی سرکاری زمینوں کے انتقال ہوئے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران حکومت کو رجسٹریوں اور انتقالات سے کتنی آمدنی حاصل ہوئی؟

وزیر مال:

(الف) مذکورہ عرصے میں ضلع شیخوپورہ میں کل 47239 رجسٹریاں ہوئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام تحصیل	تعداد رجسٹری
1۔	شیخوپورہ	16,864
2۔	فیروزوالہ	25,924
3۔	مریدکے	2,990
4۔	شرقپور	1,461
	میزان	47,239

(ب) اس عرصہ میں سرکاری زمینوں کے کل پانچ انتقالات درج ہوئے۔

(ج) اس عرصہ میں اس مد میں حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام تحصیل	آمدنی رجسٹری	آمدنی انتقال	میزان
1-	شیخوپورہ	15,07,22,599	6,14,97,043	21,22,52,642
2-	فیروزوالہ	26,94,44,208	1,65,03,328	28,59,47,536
3-	مریدکے	3,40,31,070	1,11,08,067	4,51,39,137
4-	شرقپور	1,48,86,162	1,67,54,144	3,16,40,306
	میزان	46,91,17,039	10,58,62,582	57,49,79,621

اوکاڑہ / شیخوپورہ۔ محکمہ کالونیز کی اراضی اور ناجائز قابضین کی تفصیل

*7833 محترمہ فائزہ احمد: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ اور شیخوپورہ محکمہ کالونیز کی سرکاری اراضی کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ اضلاع میں محکمہ کی اراضی پر کتنے لوگ ناجائز قابض ہیں اور کب سے؟

(ج) محکمہ نے مذکورہ اضلاع میں ناجائز قابضین کے خلاف آج تک کیا کارروائی کی ہے جن کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی، کیا حکومت ان کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر کالونیز:

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ کالونیز کی اراضی 5540-ایکڑ 4 کنال اور 16 مرلے ہے ضلع شیخوپورہ میں 8932 ایکڑ سرکاری اراضی ہے۔

(ب) ضلع اوکاڑہ میں 818 افراد ناجائز قابض ہیں ضلع شیخوپورہ میں 379 افراد عرصہ 15/16 سال سے ناجائز قابض ہیں۔

(ج) ناجائز قابضین کے خلاف کالونی ایکٹ کی دفعہ 32/34 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے اور ناجائز قابضین کو تاوان کی وصولی کے بعد سرکاری اراضی سے بیدخل کر دیا جاتا ہے۔ بہت سے ناجائز قابضین نے مختلف عدالت ہائے سے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے اور جس وقت بھی وہ کسی عدالت سے کیس ہار جاتے ہیں تو اگلی عدالت سے رجوع کر لیتے ہیں۔ تاہم حکومت ناجائز قابضین کے کیسوں کی بھرپور طریقے سے عدالتوں میں پیروی کر رہی ہے۔

تحصیل دیپالپور میں محکمہ کالونیز کی اراضی اور استعمال کی تفصیل

*7834 محترمہ فائزہ احمد: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) تحصیل دیپالپور میں محکمہ کالونیز کی کتنی اراضی غیر آباد اور کتنی آباد ہے؟
(ب) کتنی اراضی کن کن افراد کو ٹھیکہ / لیز / پٹہ پر کس شرح سے دی گئی ہے؟
(ج) 2004-05 میں کتنے افراد نے سرکاری اراضی لیز / ٹھیکہ پر لینے کے لئے درخواستیں دیں اور ان میں سے کتنی درخواستیں pending ہیں اور کیوں؟

وزیر کالونیز:
(الف) تحصیل دیپالپور میں محکمہ کالونیز کی 1999 ایکڑ 6 کنال غیر آباد اور 2286 ایکڑ 4 کنال آباد زمین ہے۔
(ب) سال 1999 سے رقبہ کی الاٹمنٹ پر پابندی ہے جس کی وجہ سے رقبہ پٹہ پر الاٹ نہ کیا گیا ہے۔
(ج) پابندی کی وجہ سے کوئی بھی درخواست وصول نہ ہوئی ہے۔

شیخوپورہ۔ محکمہ تعلیم کے قبضہ میں محکمہ مال کی اراضی کی تفصیل

*7841 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ تعلیم، محکمہ مال کی کتنی اراضی پر ناجائز قابض ہے اور کب سے؟
(ب) محکمہ نے اراضی سے قبضہ ختم کروانے کے لئے کیا اقدامات کئے؟

وزیر کالونیز:
(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ مال کی کسی بھی اراضی پر محکمہ تعلیم ناجائز قابض نہ ہے۔
(ب) ۔ایضاً۔

تحصیل ہیڈ مرالہ، سرکاری رقبہ کی الاٹمنٹ اور کینسلیشن سے متعلقہ تفصیلات

*7994 جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے دیوان علی ولد جوہر کو ساگر پور گوندل تھانہ ہیڈ مرالہ تحصیل سیالکوٹ میں 725 کنال رقبہ 01-09-1976 کو الاٹ کیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ رقبہ کس اتھارٹی نے اس کو الاٹ کیا تھا، اس کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دیوان علی نے یہ رقبہ مختلف افراد کو مختلف تاریخوں میں فروخت کیا جس کا اندراج باقاعدہ محکمہ کے ریکارڈ میں ہے اور محکمہ اس کی تصدیق بھی کرتا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اب یہ رقبہ ای ڈی او (آر) سیالکوٹ نے بقایا سرکار کرتے ہوئے محکمہ جنگلات کو الاٹ کر دیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سب کچھ ای ڈی او (آر) اور D.F.O سیالکوٹ کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے تاکہ اس رقبہ کے اصل الاٹیان کو ناجائز تنگ کر کے ان سے بھاری رشوت وصول کی جا سکے؟

(و) کیا حکومت یہ رقبہ دسمبر 2005 کے جو مالکان محکمہ مال کے کاغذات میں ہیں، ان کو منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) درست ہے۔

(ب) ریکارڈ کے مطابق انتقال نمبر 1 موضع ساگرپور تحصیل و ضلع سیالکوٹ تبدیل ملکیت بحکم عدالت رقبہ تعدادی 725 کنال 18 مرلے منجانب مرکزی حکومت بحق دیوان علی ولد جوہر مورخہ 01-09-1976 کو منظور ہوا۔

(ج) بروئے انتقال نمبر 2 بیعہ رجسٹری شدہ موضع ساگرپور تحصیل و ضلع سیالکوٹ رقبہ تعدادی 725 کنال 18 مرلے دیوان علی بائع نے طارق محمود ولد حاجی شیخ غلام محمد کو بعوض مبلغ 55000 روپے میں فروخت کر دیا جس کا انتقال نمبر 2 مورخہ 01-02-77 کو منظور ہوا۔

(د) اس ضمن میں جناب ای ڈی او (آر) صاحب سیالکوٹ نے حکم و فیصلہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے تحت کارروائی کرتے ہوئے مورخہ 07-12-05 کو حکم نامہ جاری کیا جس کے تحت انتقال نمبر 44 تبدیل ملکیت بحکم عدالت جناب ای ڈی او (آر) صاحب سیالکوٹ مورخہ 07-12-05 رقبہ تعدادی 725 کنال 14 مرلے بحق وفاقی حکومت اور بروئے انتقال نمبری 44 موضع ساگرپور تبدیل ملکیت بحکم عدالت ای ڈی او (آر) سیالکوٹ رقبہ تعدادی 725 کنال 14 مرلے بحق محکمہ جنگلات

مورخہ 05-12-07 کو منظور ہوا۔

(ہ) یہ درست نہ ہے بلکہ جناب ای ڈی او (آر) سیالکوٹ نے تمام تر کارروائی حکم وفیصلہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے تحت کارروائی کرتے ہوئے عملدرآمد کیا ہے۔

(و) چونکہ کارروائی ہذا تحت حکم وفیصلہ سپریم کورٹ آف پاکستان ہوئی ہے لہذا اس بارے میں حتمی فیصلہ عدالت عالیہ مجاز ہی کر سکتی ہے۔

گزشتہ تین سالوں کے دوران سیالکوٹ میں الاٹمنٹ اراضی کی تفصیل

*8054 جناب ارشد محمود بگو: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سیالکوٹ میں گزشتہ تین سالوں میں کتنی سرکاری زمین لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے کہاں کہاں اور کن شرائط کے تحت، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے، اس کی تفصیل تحصیل وائز فراہم کریں؟

(ج) حکومت نے ان قابضین سے قبضہ واگزار کروانے کے لئے کیا اقدام اٹھائے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر کالونیز:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں گزشتہ تین سالوں میں کوئی سرکاری زمین کسی کو بھی الاٹ نہ کی گئی ہے کیونکہ سیالکوٹ کالونی ضلع نہیں ہے۔

(ب) تحصیل ڈسکہ میں 489 کنال پر ناجائز قابض ہیں، تحصیل پسرور میں 2436 کنال پر ناجائز قابض ہیں اور تحصیل سمبڑیال میں 16 کنال سرکاری اراضی پر ناجائز قابض ہیں۔

(ج) حکومت ناجائز قابضین سے قبضہ واگزار کروانے کے لئے عملی اقدامات کر رہی ہے اور ناجائز قابضین کے لئے کالونی ایکٹ 1912 کی دفعہ 32/34 کے تحت کارروائی جاری ہے۔

ضلع بھکر، محکمہ کالونیز کے رقبہ، الاٹمنٹ اور دیگر تفصیلات

*8473 سردار نعیم اللہ خان شاہانی۔ کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اس وقت ضلع بھکر میں محکمہ کالونیز کا کتنا رقبہ اربن ایریا میں کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنا رقبہ صوبائی حکومت کی ملکیت ہے اور کتنا صوبائی حکومت متروکہ کی ملکیت ہے؟

(ج) 83-1979 کے نوٹیفکیشن کے تحت الاٹ کردہ رقبہ کی کل کتنی رقم بنتی ہے اور اس کے الاٹیوں سے کتنی رقم وصول کی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے، جن سے رقم وصول کرنی ہے ان کی تفصیل 2001 سے آج تک کی دی جائے؟

(د) کتنا رقبہ 91-1989 کے نوٹیفکیشن کے تحت الاٹ کیا گیا ہے یا حقوق ملکیت اراضی الاٹیاں کو دیئے گئے ہیں اگر ان رقبہ جات کے انتقالات بحق الاٹیاں ہو گئے ہیں تو ان انتقالات کے نمبر اور تاریخ کیا ہے؟

وزیر کالونیز:

(الف) صوبائی حکومت کا رقبہ اربن ایریا میں جہاں موجود ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بھکر	5	81ایکڑ
دریاخان	0	25ایکڑ
کلورکوٹ		
منکیرہ	–	1133ایکڑ
میزان	5	1239ایکڑ

(ب) صوبائی حکومت اور صوبائی حکومت (متروکہ) کے رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت 112376 ایکڑ

رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت (متروکہ) 4077 ایکڑ

اس ضمن میں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نے سال1988 میں اس اندراج کو کاغذات مال میں صوبائی حکومت (متروکہ) کی بجائے صوبائی حکومت (سابقہ متروکہ) کے اندراج کا حکم فرمایا تھا۔ اب یہ رقبہ بھی صوبائی حکومت کی ملکیت گردانا جاتا ہے۔

(ج) 83-1979 کے نوٹیفکیشن کے تحت الاٹ کردہ رقبہ جن الاٹیان کے حقوق ملکیت ہو چکے ہیں کی کل رقم -/7699250روپے بنتی ہے جس کے الاٹیان سے رقم مبلغ -/5999095روپے وصول کی گئی ہے اور بقایا رقم مبلغ -/1700155 روپے بقایا ہے جو وصول کرنی ہے۔

(د) سال 91-1989 میں کوئی نوٹیفکیشن ہی جاری نہ ہوا ہے اس لئے الاٹمنٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

ہے۔

بھکر، بورڈ آف ریونیو کی اجازت کے بغیر الاٹ کردہ اراضی

*8474 سردار نعیم اللہ خان شاہانی۔ کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابق ڈپٹی کمشنر صاحبان بھکر نے 1979 اور 1983 کے تحت کچھ لوگوں کی درخواستیں برائے الاٹمنٹ رقبہ خارج کی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان خارج کردہ درخواستوں پر ڈی او (آر) اور ای ڈی او (آر) بھکر نے ان لوگوں کو بغیر بورڈ آف ریونیو کی اجازت سے رقبہ الاٹ کر دیا ہے؟

(ج) اگر اس کی بورڈ آف ریونیو سے اجازت حاصل کی تھی تو اس کالیٹر نیز اجازت دینے والے افسر کا نام، عہدہ اور گریڈ بیان فرمائیں؟

(د) اگر بغیر اجازت بورڈ آف ریونیو کے الاٹمنٹ ہوئی ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر کالونیز:

(الف) بمطابق ریکارڈ سابق ڈپٹی کمشنر صاحبان نے 1979 اور 1983 کے تحت الاٹمنٹ کی کوئی درخواست خارج نہ کی تھی۔

(ب) ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اور ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو بھکر نے 1979 اور 1983 کے تحت کوئی رقبہ الاٹ نہ کیا ہے۔

(ج) اوپر جیسا کہ جز (ب) میں تحریر کر دیا گیا ہے۔

(د) ۔ایضا۔

ضلع بھکر میں سرکاری اراضی کی تفصیل

*8538 جناب حفیظ اللہ خان۔ کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بھکر میں صوبائی حکومت کی کل کتنی اراضی ہے؟

(ب) جن تحصیلوں اور مواضعات میں سرکاری اراضی واقع ہے ان کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) یہ اراضی کتنی زیر کاشت ہے اور کتنی بنجر ہے، تفصیل بیان کریں؟

وزیر کالونیز:

(الف) ضلع بھکر میں صوبائی حکومت کی کل اراضی بقدر 8,61,325 کنال (آٹھ لاکھ اکسٹھ ہزار تین سو پچیس کنال ہے) جس کی تفصیل تحصیل وار حسب ذیل ہے:۔

تحصیل	رقبہ
بھکر	31,938 کنال
منکیرہ	8,11,128 کنال
دریاخان	11,562 کنال
کلورکوٹ	6,697 کنال
میزان	8,61,325 کنال

(ب) جن تحصیلوں اور مواضعات میں سرکاری اراضی واقع ہے وہ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

تحصیل	زیر کاشت اراضی	بنجر اراضی	میزان
بھکر	30186 کنال	1752 کنال	31938 کنال
منکیرہ	802920 کنال	8208 کنال	811128 کنال
دریاخان	9362 کنال	2200 کنال	11562 کنال
کلورکوٹ	6457 کنال	240 کنال	6697 کنال
میزان			861325 کنال

ضلع قصور میں مختلف محکمہ جات کی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8615: محترمہ طلعت یعقوب: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں مختلف محکمہ جات کا سرکاری رقبہ کس کس جگہ اور کتنا کتنا ہے؟

(ب) کیا رقبہ ٹھیکہ پر دیا گیا ہے اگر ہاں تو کتنے عرصے کے لئے اور کتنے ٹھیکے پر اور اس سے کتنا ریونیو سالانہ اکٹھا ہوتا ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر کالونیز:

(الف) ضلع قصور میں 24629 ایکڑ ایک کنال 18 مرلے رقبہ مختلف محکمہ جات کے پاس موجود ہے جس

کی محکمانہ تفصیل درج ذیل ہے:۔

	M	K
محکمہ انہار	17	44087
محکمہ اوقاف	10	34824
محکمہ جنگلات	1	136937
ضلع کونسل	8	2832
محکمہ ریلوے	-	4276
محکمہ ہائی وے	9	2251
محکمہ تعلیم	10	313
محکمہ صحت	7	97
محکمہ واپڈا	5	63
محکمہ دفاع	10	307
میونسپل کمیٹی(چونیاں)	10	2323
سول کورٹس	3	24
محکمہ زراعت	-	8
محکمہ پولیس	7	29

(ب) کوئی رقبہ ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے، لہذا سالانہ ریونیو اکٹھا ہونے کا سوال نہ پیدا ہوتا ہے۔

گوجرانوالہ۔2002تا2005،بے زمین وبے گھر افراد کو الاٹمنٹ اراضی کی تفصیل

*8616 **محترمہ طلعت یعقوب:** کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

حکومت پنجاب نے سال 2002 سے دسمبر 2005 تک ضلع گوجرانوالہ میں کتنے بے زمین و بے گھر افراد کو گھر بنانے کے لئے زمین الاٹ کی یہ زمین کہاں کہاں سے اور کتنی مالیت سے خریدی گئی، تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر کالونیز:

حکومت پنجاب نے سال 2002 سے دسمبر 2005 تک ضلع گوجرانوالہ میں کوئی زمین نہیں خریدی

لہذا بے گھر افراد کو الاٹمنٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی سرکاری زمین پانچ مرلہ سکیم میں کسی بے گھر فرد کو الاٹ کی گئی ہے۔

شیخوپورہ۔2004 تا 2006 بے گھر افراد کو اراضی کی الاٹمنٹ کی تفصیل

*8627-A محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حکومت نے سال 2004 سے جنوری 2006 تک ضلع شیخوپورہ میں کتنے بے زمین، بے گھر افراد کو گھر بنانے کے لئے زمین الاٹ کی اس سلسلے میں کہاں کہاں اور کتنی کتنی مالیت سے جگہ خریدی گئی؟

وزیر کالونیز:

حکومت پنجاب نے سال 2004 سے جنوری 2006 تک ضلع شیخوپورہ میں کوئی زمین نہیں خریدی۔ لہذا بے گھر افراد کو الاٹمنٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی سرکاری زمین پانچ مرلہ سکیم میں اس عرصہ کے دوران کسی بے گھر فرد کو الاٹ کی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

لاہور حکومت پنجاب کی اراضی اور گزشتہ دو سالوں کے دوران اس کی فروخت سے متعلقہ تفصیل

415 محترمہ شاہین عتیق الرحمٰن: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع لاہور میں حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی کس کس جگہ واقع ہے اور اس کی موجودہ صورتحال کیا ہے، کیا یہ اراضی گزشتہ دو سالوں کے دوران کسی پرائیویٹ پارٹی یا غیر سرکاری شعبہ کو فروخت یا

منتقل کی گئی ہے اگر ایسا ہے تو لاہور کے تمام ٹاؤنز کی تفصیل تاریخوں کے ساتھ بتائی جائے؟

وزیر کالونیز:

ضلع لاہور میں حکومت پنجاب کی ملکیتی اراضی تعدادی ایکڑ کنال مرحلہ ہے جس کی تفصیل تحصیل وار جھنڈی (الف) تحصیل لاہور سٹی (ب) تحصیل کینٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری اراضی جو گزشتہ دو سالوں کے دوران کسی پرائیویٹ پارٹی یا غیر سرکاری شعبہ کو فروخت یا منتقل کی گئی ہے، اس تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری اصغر علی گجر صاحب!

کھاد اور پوٹاش کی قیمتوں میں کمی کے بارے میں وزیر اعظم کے اعلان پر عملدرآمد نہ ہونا

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ کچھ دن پیشتر اس ملک کے وزیر اعظم نے ڈی اے پی کھاد اور پوٹاش کی قیمتوں میں 250 روپے فی بوری کمی کا اعلان کیا تھا۔ فی الواقع یہ اعلان بڑا خوش آئند تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ پنجاب کے لئے بہت بڑا انعام تھا لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس وقت تک ان کے اس حکم پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ ان کے اس حکم پر کب تک عملدرآمد ہو جائے گا۔ چونکہ اس وقت زمیندار ایک ہزار یا گیارہ سو روپے فی بوری کے حساب سے کھاد خرید رہا ہے جس سے صوبہ پنجاب کے کسانوں کو روزانہ اربوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے جس کی ذمہ داری حکومت پنجاب پر ہے۔ اس سے پہلے صدر پاکستان نے بھی فی بوری ایک سو روپے کم کرنے کا اعلان کیا تھا لیکن وہ کم ہونے کی بجائے اس کی قیمت ایک سو روپے زیادہ ہو گئی تھی۔ میں حکومت سے یہ یقین دہانی چاہتا ہوں کہ وہ ایوان کو اس چیز کا اعتماد دیں

کہ واقعتاً کھاد وزیر اعظم کے اعلان کے مطابق فروخت کی جائے گی اور زمینداروں کو یہ سبسڈی میسر ہو گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب سن رہے ہیں ضرور اس پر غور کریں گے۔

چودھری اصغر علی گجر: نہیں۔ جناب! یہ معاملہ پورے صوبے سے متعلقہ ہے اس لئے وزیر موصوف اس کا جواب دیں گے چونکہ ہر کسان اس سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون کچھ کہنا چاہیں گے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ چونکہ یہ معاملہ ہمارے وزیر زراعت سے متعلقہ ہے۔ میں اس لحاظ سے آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ معاملہ انتہائی اہم ہے اور اس پر حکومت کا مؤقف آنا چاہئے۔ لہذا میں آپ سے استدعا کروں گا کہ وہ کل تشریف لے آئیں گے لیکن میں آج ہی ان تک یہ بات پہنچا دوں گا کہ وہ تیاری کر کے آئیں اور اس سلسلے میں باقاعدہ سٹیٹمنٹ دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

چودھری اصغر علی گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر: شکریہ۔ جناب سپیکر! کل تک اس کا جواب آ جائے گا۔ اب میں آپ کی مہربانی سے ایک اور پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ پوری دنیا کے اندر ڈیزل کی قیمتیں بہت بڑھ چکی ہیں اور پاکستان پر بھی اس کے اثرات موجود ہیں لیکن کچھ عرصے سے دنیا کی مارکیٹ کے اندر۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! کسی دن مہنگائی پر بحث رکھ لیں گے۔

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا کی مارکیٹ کے اندر 25 فیصد قیمتیں گر گئی ہیں اس لئے اب حکومت پاکستان کو یہ چاہئے کہ وہ اپنی قوم کو 25 فیصد ریلیف دے تو میں آپ کی وساطت سے ایوان کے اندر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے آج سے پہلے بھی بات کی تھی کہ یہاں سے ڈیزل کی کم قیمت کے لئے ایک قرارداد مرکز کو بھجوائی جائے۔ اس پر راجہ بشارت صاحب نے

یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس کو بھجوائیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ اب ایک قرارداد آنی چاہئے چونکہ دنیا کی مارکیٹ میں ڈیزل کی قیمت کم ہو گئی ہے لہذا حکومت پنجاب مرکز سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ ملک کے اندر بھی پٹرولیم کی قیمت کو 25 فیصد کم

کرے اور یہ بڑا ضروری ہے۔ شکریہ

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 760 محترمہ انبساط خان اور جناب عبدالرشید بھٹی صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ دونوں تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of ہوا۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 761 رانا آفتاب احمد خان صاحب کی طرف سے ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر!

چک نمبر 37 ج۔ب فیصل آباد کے رہائشی کی دوسری بیٹی بھی قتل

رانا آفتاب احمد خان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ یکم اکتوبر 2006 کی موقر اخبارات کے مطابق چک نمبر 37 ج۔ب ٹھیکریوالہ (فیصل آباد) کے رہائشی محمد اقبال کی لے پالک بچی عائشہ کو زیادتی کے بعد قتل کر کے اس کی نعش کماد کی فصل میں پھینک دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 15 روز قبل محمد اقبال کی چار سالہ بچی لاریب کو بھی اسی طرح قتل کر دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس ابھی تک ان بچیوں کے قاتلوں کا سراغ نہ لگا سکی ہے؟

(د) کیا حکومت ان بچیوں کے قاتلوں کا سراغ لگانے، ان کو گرفتار کرنے اور اس کے ذمہ داران پولیس ملازمین کے خلاف قانونی / محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس میں مختصر حالات یہ ہیں کہ یہ دونوں واقعات جن کا ذکر

توجہ دلاؤ نوٹس میں کیا گیا ہے دونوں درست ہیں۔ اس میں مزید اضافہ میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ مورخہ 01-01-06 اور اس سے پہلے جز(ب) میں جس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے یہ دونوں اشخاص آپس میں بھائی ہیں۔ پہلے واقعہ میں محمد اقبال جس کی لے پالک بچی ہلاک ہوئی لیکن یہاں میں یہ بھی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میڈیکل رپورٹ کے مطابق اس کے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی تھی بلکہ اس کو قتل کیا گیا ہے۔ زیادتی سے میری مراد sexual harassment ہے وہ نہیں تھی بلکہ اس کو قتل کیا گیا تھا۔ دوسرا جو واقعہ ہے جس کا جز(ب) میں ذکر کیا گیا ہے تو یہ دونوں شخص آپس میں بھائی ہیں اور دونوں میں سے ایک کی لے پالک بیٹی تھی اور ایک کی اپنی بیٹی تھی اور دونوں کا قتل تقریباً ایک جیسے حالات میں ہوا ہے۔ اس سلسلے میں پولیس نے مقامی طور پر بھی کافی تگ ودو کی اور یہ تقریباً آج سے پانچ چھ دن پہلے کا واقعہ ہے۔ اس کے بارے میں آج صبح جو مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ جو ہمارے دیہاتوں میں تفتیش کا طریق کار ہے کہ کھوجی بلائے جاتے ہیں اور foot prints لینے کی کوشش کی جاتی ہے وہ بھی ہمیں traces مل چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ایجنسیز سے سراغ رساں کتے بھی حاصل کئے گئے تھے اور انہوں نے بھی ایک دو جگہوں کی نشاندہی کی ہے اور جن جگہوں کی انہوں نے نشاندہی کی ہے وہاں کے لوگوں کو شامل تفتیش کر لیا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہم بہت جلد ملزمان تک پہنچ جائیں گے بلکہ اس میں تھوڑا سا یہ ہے کہ within family بھی ان کا ایک سلسلہ چل رہا ہے۔ in fact یہ تین بھائی ہیں مصطفیٰ اقبال اور ایک مشتاق ہے۔ مشتاق کو بھی ہم شامل تفتیش کرنا چاہتے تھے لیکن فی الحال ہمیں مدعی اس بات کی اجازت نہیں دے رہے اور ہم فی الحال اس لئے بھی وقت gain کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ابھی واقعات بالکل تازہ ہیں اور انہی کے کسی فیملی ممبر کو اگر شامل تفتیش کیا گیا تو شاید ان کی مزید دل آزاری ہو اس لئے ہمیں تھوڑا سا اس کے لئے وقت چاہئے تھا۔ ہمیں شواہد مل چکے ہیں اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جو اس وقت مجھے متعلقہ افسران نے بریفنگ دی ہے ہمیں یقین ہے کہ انشاءاللہ ہم بہت جلد ملزمان کو گرفتار کر لیں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! یہ میرا حلقہ انتخاب ہے اور میرا گاؤں 37 چک کے ساتھ ہے۔ راجہ صاحب نے یہ بالکل بجا فرمایا ہے کہ یہ تین بھائی ہیں پولیس کا اپنا ایک طریق کار ہے۔ میرا جو حلقہ تھانہ ٹھیکریوالہ ہے آپ اور میں نے بہت دفعہ یہاں پر پولیس آرڈر 2002 کی بات کی ہے۔ آپ نے وہاں پر ڈی ایس پی بھیج دیئے ہیں۔ ایک تھانہ ڈی ایس پی کو نہیں پال سکتا پہلے چار تھانے ہوتے تھے تو ڈی ایس پی کی کوئی وردی تو کوئی

کچن سنبھال لیتا تھا۔ راجہ صاحب! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہاں پر ڈکیتی ہوئی ہے اور 45 منٹ تک ڈاکو بسوں کو لوٹتے رہے ہیں وہاں پر میں پہنچ گیا تھا لیکن پولیس وہاں تک نہیں پہنچی تھی۔ وہاں پر نشہ، چوری، ڈکیتی اور راہزنی ہوتی ہے اور پولیس وہاں پر بالکل بے بس ہو گئی ہے۔ ٹریفک والے بائی پاس پر لوٹ رہے ہوتے ہیں اور آگے جائیں تو تھانے کے آگے وہ گاڑی کھڑی کرواتے ہیں کہ آپ چیسیز نمبر یہاں پر لگوائیں دو سو روپیہ دیں اور یہ ڈی ایس پی صاحب کا حکم ہے۔ توجہ دلاؤ نوٹس کا میرا یہی مقصد تھا کہ آپ کے علم میں یہ سب کچھ آجائے۔ خدارا! اس تھانے کا اور اس علاقے کا خیال رکھیں وہاں پر آئے دن قتل ڈکیتی ہو رہی ہے اور وہاں پر بسوں کو لوٹا جا رہا ہے اور وہاں سے لوٹ کر یہ حسن مرتضیٰ صاحب کا علاقہ ہے یعنی جھنگ کی طرف وہ لوگ جا رہے ہیں۔ میں ان سے بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ بھی ہمارے علاقے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے سادہ لوح لوگ ہیں۔ جھنگ کی عوام بالکل سادہ ہے آپ کے ضلع والے اتنے چالاک آدمی ہیں کہ ہمیں لوٹتے ہیں اور فیصل آباد لے جاتے ہیں اور الزام ہم پر ہے کہ ہم لوٹ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ آپ رانا صاحب کو کہہ رہے ہیں۔ (قہقہے)

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! میرا کہنے کا مطلب یہ تھا کہ وہاں پر جو جھنگ برانچ نہر ہے وہ across جھنگ ہے ساری وارداتیں ادھر ہوتی ہیں۔ یہ بات طنزاً یا مذاق میں نہیں کر رہا تھا یہ اس طرف جا رہے ہیں۔ میں راجہ صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اس تھانے پر خصوصی توجہ دیں۔ آپ پچھلے چھ ماہ یا ایک سال کی رپورٹیں دیکھیں کہ rate of crime کتنا بڑھا ہے وہاں پر نشہ کتنا ہوا ہے، ڈکیتیاں کتنی ہوئی ہیں اور اگر کوئی عام چوری کا کیس بھی آجائے جو قابل راضی نامہ جرم ہو تو اس کو بھی ڈی ایس پی صاحب ہی deal کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محرک چونکہ مزید اس کو پریس نہیں کرنا چاہ رہے لہذا توجہ دلاؤ نوٹس dispose of ہوتا ہے۔ جناب اسد معظم صاحب!

تعزیت

سابق رکن اسمبلی جناب فضل حسین راہی (مرحوم) کے لئے دعائے مغفرت

جناب اسد معظم: شکریہ۔ جناب سپیکر! فیصل آباد سے سابق رکن پنجاب اسمبلی فضل حسین راہی قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے ہیں۔ یہ وہ شخص ہیں جو1985میں اس معزز ایوان کے رکن منتخب ہوئے تھے اور1988میں بھی ممبر پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے تھے۔ اس کے بعد جب ضیاءالحق یونیفارم کے ساتھ یہاں آکر تقریر کرنے لگے تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کے بارے میں کہنا کیا چاہ رہے ہیں؟

جناب اسد معظم: جناب والا! فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر فضل حسین راہی سابقہ ممبر پنجاب اسمبلی کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ ریاض احمد!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی ہمارے معزز رکن پنجاب اسمبلی جناب ڈاہا کی وفات پر انہیں یہاں پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور ہم بھی ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آج اس ہاؤس میں فضل حسین راہی جیسے نڈر بے باک آدمی کو۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب فاتحہ خوانی کروا دی گئی ہے۔

راجہ ریاض احمد: خراج تحسین پیش نہ کیا جائے جس نے ضیاءالحق جیسے آمر کو جب وہ وردی میں اس ہاؤس میں تشریف لائے تو اس نے یہاں پر اس کے خلاف اعلان جنگ کیا، حق کی بات کی میں اس کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ تحریک استحقاق نمبر 42 جناب حفیظ اللہ خان صاحب کی طرف سے ہے اور یہ move ہو چکی ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔

جناب حفیظ اللہ خان: جناب والا! وزیر بہبود آبادی یہاں پر تشریف فرما ہیں وہ میرے خیال میں اس تحریک استحقاق کی مخالفت نہیں کرنا چاہتیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر بہبود آبادی!

ضلعی آفیسر بہبود آبادی (بھکر) کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک

(۔۔۔جاری)

وزیر بہبود آبادی: جناب والا! مجھے پتا چلا تھا لیکن میں اپنے ساتھی کی اپنے ممبر کی چونکہ بے حد عزت کرتی ہوں۔ اس کے باوجود جب مجھے پتا چلا تو میں نے پاپولیشن کے ضلعی آفیسر کو بلایا تھا اور اس سے بات بھی کی اس کے کہنے کے مطابق کہ میں نے ان کا کوئی فون نہیں سنا اور جہاں پر میں تھا۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق آگے 35 اور اس کے بعد 55 میل پر ہمارے مراکز ہیں جہاں پر وہ موجود تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ میں کسی اپنے معزز اسمبلی کے رکن کا فون سنوں اور یہ کہوں کہ میں آپ کی بات نہیں مانتا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میں یہ تحریک استحقاق in order قرار دیتا ہوں اور استحقاق کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگلی تحریک استحقاق مرزا فرقان علی مغل صاحب۔ یہ تحریک استحقاق بھی move ہو چکی ہے اور pending تھی۔ وزیر تعلیم سے متعلقہ ہے۔ وزیر تعلیم آج یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ اسلام آباد گئے ہوئے ہیں تو اس کو پھر pending کر لیتے ہیں۔

جناب محمد حسنین خان بوسن: مرزا صاحب بھی نہیں ہیں اور جناب ان کا کل آپس میں patch up بھی ہو گیا تھا اور وزیر تعلیم کی موجودگی میں ہو گیا تھا۔

جناب سپیکر: ان کا patch up ہو گیا تھا۔ تو محرک۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! اگر یہ تحریک استحقاق move ہو چکی ہے محرک موجود نہیں ہے لیکن وزیر تعلیم نے ابھی اس کا جواب دینا ہے اس لئے اس کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: محرک کا موجود ہونا اس وقت ضروری ہوتا ہے جب اس نے move کرنی ہو۔ یہ تو move ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا لہذا یہ موشن Monday تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم Adjournment Motions take up کرتے ہیں۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! کافی ہو گیا ہے۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! اس وقت ہماری وزیر صاحبہ یہاں پر تشریف نہیں رکھتی تھیں تو محترم بگو صاحب نے یہ point اٹھایا تھا کہ محترمہ وزیر صاحبہ یہاں پہ بڑے دعوے کرتی ہیں کہ ہم سپیشل بچوں کے لئے بڑے سکول کھول رہے ہیں تو سپیشل بچوں کے لئے 20 سکول ایسے کھل چکے ہیں جو ابھی تک شروع نہیں ہوئے۔ وہاں پر سپیشل بچوں کو ایجوکیشن دینے کا کوئی انتظام نہیں۔ وہاں سکول ضرور کھولے ہیں لیکن ان کی بلڈنگز تک نہیں ہیں اور یہاں پر روز اخباروں میں آتا ہے وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر صاحبہ سپیشل بچوں کی تعلیم کا بندوبست کرنے کے لئے بڑی توجہ دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب! وہ تشریف رکھتی ہیں، ان سے جواب تو لے لیں۔

وزیر خصوصی تعلیم: جناب سپیکر! معزز رکن نے یہ جو point اٹھایا ہے کہ ہمارے ایسے 111 سنٹرز کھل چکے ہیں لیکن کسی سنٹر میں اگر عملہ کی کمی کی وجہ سے یا وہاں پر بچوں کی enrollment کم ہونے کی وجہ سے یا وہاں پر pick and drop service کی فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے معطل ہوئی ہے تو یہ وہ صورتحال ہے جس پر ہمیں علاقے کے لوگوں کی طرف سے اور EDO(CD) کی طرف سے inform کیا جاتا ہے کیونکہ ضلعی سطح پر ای ڈی او کمیونٹی ڈویلپمنٹ Institutions of Special Education کے انچارج ہیں تو وہاں پر ہم اس چیز کو over come کر لیتے ہیں۔ ایسا کوئی ادارہ نہیں چل رہا جہاں پر یہ تمام مسائل ایک ساتھ اکٹھے ہو گئے ہوں اور وہ بالکل ناکارہ ہو گیا ہو۔ آپ نے ایک point اٹھایا ہے اور یہ بات کی ہے آپ جس جس انسٹیٹیوشنز کا بتانا چاہیں گے اپنے لیٹر پیڈ پر مجھے لکھ کر بھیج دیں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کل عملدرآمد ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔Nextہے سید احسان اللہ وقاص!اُن کی طرف سےapplicationآئی ہے لہذا یہ موشن بھیMondayتکpendingکی جاتی ہے۔Next motionبھی سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے یہ بھیMondayتکpendingکی جاتی ہے۔Next motionبھی سید احسان اللہ وقاص صاحب، محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ، محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ! جی، محترمہ تحریک التوائے کار نمبر682۔

سید پور لاہور کی رہائشی خاتون کا زیادتی کے بعد قتل

محترمہ زیب النساء قریشی: تحریک التوائے کار نمبر682۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 06-07-28 کی خبر کے مطابق دو کار سوار نوجوانوں نے 22 سالہ لڑکی کو اغواء کرنے کے بعد زیادتی کا نشانہ بنایا اور پھر اسے کنپٹی پر گولی مار کر قتل کر دیا اور نعش سبزہ زار کے علاقے میں پھینک کر فرار ہو گئے۔ تفصیل کے مطابق سید پور کی دو بہنیں 22 سالہ شبانہ اور 16 سالہ ریحانہ موبائل فون فروخت کرنے کے لئے بدھ کی سہ پہر ہال روڈ گئیں۔ جہاں پر کار سوار دو لڑکوں نے ان سے موبائل فون خریدنے کی خواہش ظاہر کی اور دونوں کو کار میں بٹھا کر فورٹریس سٹیڈیم لے گئے۔ وہاں انہوں نے ایک لڑکی سے کہا کہ موبائل کا کارڈ لے آؤ، وہ اتری تو دونوں لڑکے دوسری بہن شبانہ کو لے کر فرار ہو گئے۔ لواحقین نے لڑکی سے رابطے کی کوشش کی مگر بے سود۔ بعد ازاں لوگوں نے لڑکی کی نعش سبزہ زار کے A-Block میں دیکھ کر پولیس کو اطلاع دی جسے نوجوانوں نے اغواء کیا اور زیادتی کے بعد کنپٹی پر گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس واقعہ سے عوام میں غم و غصے کے جذبات پائے جاتے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

MR. SPEAKER: Minister for Law!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے ذریعے جس واقعہ کی نشاندہی کی گئی ہے یہ بالکل درست ہے اور جس طرح محترمہ نے واقعات بتائے ہیں یہ اسی طرح کے ہیں اور اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ مقدمہ نمبر 476,302/34 تھانہ سبزہ زار درج ہو چکا ہے اور اس کی تفتیش محمد انصر سب انسپکٹر انوسٹی گیشن کر رہے ہیں۔ ہم نے اس کا جواب 06-09-09 کو دیا تھا۔ آج صبح جب میں نے متعلقہ محکمے سے اس

کی latest situation معلوم کی تو اس میں مزید پیشرفت ہو چکی ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے متعلق بھی پیشرفت ہوئی ہے۔ میرے پاس چونکہ وہ رپورٹ نہیں آئی تھی لیکن اس میں latest position یہ ہے کہ مقدمہ درج ہوا، ملزمان کی گرفتاری کے لئے پیشرفت ہوئی، جو جو لوگ حراست میں لئے گئے ہیں ان کا نام و پتا میں محترمہ کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔ چونکہ میں نے صبح ہی اس کی latest report مانگی تھی کیونکہ ہم نے 09-09-2006 کو جواب دیا تھا تو میں چاہ رہا تھا کہ ابھی پتا کر لیں کہ اس کی latest situation کیا ہو گی تو اس میں پیشرفت ہو چکی ہے اور میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں بہت جلد چالان مکمل کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، ٹھیک ہے محترمہ؟

محترمہ زیب النساء قریشی: جناب سپیکر! میں وزیر قانون صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اتنی توجہ دے کر کام کیا لیکن میں یہ کہتی ہوں کہ یہ ایک مسئلہ نہیں ہے ابھی اس کی تحقیقات ہو رہی ہیں اور اسی دوران اس طرح کے کئی اور مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ میں نے اس تحریک التواء کار کو کئی حوالوں سے دیکھا ہے اور یہ کئی جہت سے سوچنے اور توجہ طلب بات ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے اس نظام کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں کوئی عورت اور کوئی بچی محفوظ نہیں ہے۔ دوسری یہ کہ والدین بھی اپنی ذمہ داری ادا نہیں کر رہے ہیں کہ اگر وہ بچیوں کی تربیت کرے کہ اکیلے وہ کسی کی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئیں اور اس طرح سے واقعات ہو گئے اور والدین اپنے بچوں کی بھی اخلاقی طور پر تربیت نہیں کر رہے کہ وہ دوسروں کی بچیوں کو بھی اپنی ماں بہنیں سمجھیں۔ میں تو یہ کہوں گی کہ ہمیں یہاں پر نظام مصطفیٰ لانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے کوشش کیجئے کیونکہ اس وقت بھی ایک انتہائی بگڑا ہوا معاشرہ تھا جو ہمارے رسول اللہ ﷺ نے یہاں نافذ کر کے سب کی عزتیں اور جان و مال سب چیزیں محفوظ کیں۔ ہم وہ خوش نصیب قوم ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک مکمل ضابطہ حیات عطا فرمایا ہے اور آج ہم نے اسے ایک طرف رکھ دیا جس کی وجہ سے ہمارے سارے یہ مسائل آج کھڑے ہو رہے ہیں اور ایک کیبل نے ہمارے معاشرے کو انتہائی تباہ کر دیا اس کی طرف خصوصی توجہ کریں اور اس کے ایسے چینلز کو بالکل بند کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: .Not pressed موشن dispose of ہوئی۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! پرسوں بھی اصغر علی گجر صاحب نے ہاؤس میں بڑا اہم مسئلہ discuss کیا تھا کیونکہ یہاں پر وزیر قانون صاحب بیٹھے میں ان کی توجہ اس طرح دلانا چاہوں گا۔ پنجاب میں crime ratio دن بدن بڑھ رہی ہے اس کی ایک reason یہ ہے کہ ایم کیو ایم۔۔۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! لاء اینڈ آرڈر پر ہم نے ایک دن رکھنا ہے۔ اس میں اس مسئلے پر کھل کر بات ہو جائے گی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! صرف ان سے پوچھ لیں، اس بات میں 100 فیصد حقیقت ہے کہ پنجاب کے جتنے criminals ہیں ان کو انہوں نے عہدیدار مقرر کر دیا ہے اور پورے کراچی سے کھیپ لائی گئی ہے اور وہ یہاں پر crime کر رہے ہیں اور سنٹر سے انہیں باقاعدہ تحفظ دیا جا رہا ہے اور سیالکوٹ میں بھی یہی ہو رہا ہے تو میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ کم از کم ہاؤس کو بتا دیں۔

جناب سپیکر: بگو صاحب! ہم نے ایوان میں ایک دن پورا رکھنا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! وزیر قانون سے میری صرف ایک درخواست ہے کہ وہ ہاؤس میں اس پر رپورٹ پیش کر دیں اگر ایم کیو ایم اس میں involve نہیں ہے تو جناب سپیکر! یہ ہاؤس مجھے جو سزا دے گا میں وہ قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں پورے ثبوت اور پورے وثوق کے ساتھ 100 فیصدی یہ کہتا ہوں کہ پنجاب میں جتنا crime ہو رہا ہے اس میں جتنا اضافہ ہوا ہے وہ ایم کیو ایم کا پنجاب میں رخ کرنے کی وجہ سے ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی نے جن خیالات کا اظہار کیا اس کے پیچھے کچھ حقائق ہیں، کچھ بات درست ہے اور کچھ نہیں لیکن جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وفاقی حکومت کوئی back کر رہی ہے میں اس کی کھل کر تردید کرنا چاہتا ہوں لیکن میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں بعض جگہوں سے ہمیں یہ شکایات ملی ہیں کہ جہاں پر اس قسم کے دفاتر قائم کئے گئے ہیں وہاں پر street crimes میں اضافہ ہوا ہے اور اسی طرح یہ بات بھی ہمارے نوٹس میں آئی ہے

کہ بعض جگہوں پر جو عہدیدار مقرر کئے گئے ہیں وہ heinous crimes میں ملوث ہیں۔اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے باقاعدہ ایک کمیٹی قائم کی تھی اور اس کو ہم نے رپورٹ کے لئے کہا تھا۔ میں یہ commit تو نہیں کرتا کہ وہ کمیٹی کب تک رپورٹ دے گی لیکن جس طرح آپ نے فرمایا ہے لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو گی تو ہم ایک دن مقرر کر لیتے ہیں تو وہاں یہ سارے حقائق ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں گے اور جو crime rate میں اضافہ ہوا ہے وہ بھی پتا چل جائے گا، جہاں پر اس قسم کے لوگ ملوث ہیں ہم وہ بھی رپورٹ لا رہے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی ایوان کو بتادیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بڑی وضاحت کی ہے۔ میرا صرف یہ question ہے کہ انہوں نے یہاں پر concede کیا ہے کہ کچھ جگہ پر street crime بڑھا ہے اور یہ ایم کیو ایم کے عہدیداروں کی وجہ سے بڑھا ہے۔ یہ صرف بتادیں کہ جو ان کے علم میں آیا ہے ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہ question hour تو نہیں ہے۔ ہم نے ایک دن امن وامان پر بحث کے لئے رکھا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ بڑی اہم بات ہے۔ آپ انہیں یہاں پر free hand دے رہے ہیں وہ آپ کے تو اتحادی ہیں۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار سید احسان اللہ وقاص، ڈاکٹر سید وسیم اختر، چودھری محمد شوکت، محترمہ زیب النساء قریشی اور محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ کی ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ فرمائیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! جیسے ابھی رانا آفتاب صاحب نے کہا ہے کہ یہ بتا دیں کہ کتنے لوگوں کو arrest کیا گیا ہے یا کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ راجہ بشارت صاحب نے بھی بہت اچھی بات کی کہ انھوں نے ایک چیز accept کی کہ اس میں کچھ لوگ involve ہیں کہ ایک جماعت کے office

bearers یا کارکن اس میں involve ہیں۔ وہ جب سے پنجاب میں آئے ہیں تو لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ bold step لینا پڑے گا اور سامنے آنا پڑے گا۔ یہ نہیں کہ جب الطاف حسین یہ الزام لگائیں کہ [*******]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

محترمہ فرزانہ راجہ: میں نے تو ان کے لئے بہت اچھے الفاظ استعمال کئے تھے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اس پر ابھی debate تو نہیں ہو سکتی۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! یہ تو وہ صورتحال ہے کہ "پے جاؤ، جے اگوں پے جائے تے بہہ جاؤ" یعنی کہ میں سمجھتی ہوں کہ یہی صرف الطاف حسین ہے کہ جس سے آپ ڈرتے ہیں اور جواب نہیں دے سکتے اور بات نہیں کر سکتے جبکہ سیاسی جماعتوں کی آواز دبانے کی بھی کوشش کی جاتی ہے ان کو جی، جناب اور شکریہ کر کے بٹھا بھی دیا جاتا ہے اور ان کی ہر بات کا جواب دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے آج راجہ بشارت صاحب floor پر بتا دیں، سارے ہاؤس کے سامنے بتا دیں کہ انھوں نے الطاف حسین کی اس بات کا کیا جواب دیا ہے کہ جب انھوں نے پوری رابطہ کمیٹی کی میٹنگ کی اور اس میں [*******]

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور اجازت نہیں دیتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، قاسم نون صاحب!

وزیر زرعی مارکیٹنگ: جناب سپیکر! جہاں تک محترمہ کی اس گفتگو کا تعلق ہے۔ آج کے اخبارات میں بیان پڑھ لیں۔ اگر الطاف حسین نے چودھری شجاعت صاحب اور پاکستان مسلم لیگ کے بارے میں یہ نازیبا گفتگو کی

ہے تو ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔
جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

تھانہ ٹبی لاہور میں پولیس کے تشدد سے زیر حراست نوجوان کی ہلاکت

محترمہ طاہرہ منیر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”نوائے وقت“ مورخہ 29۔ جولائی 2006 کی خبر کے مطابق تھانہ ٹبی سٹی لاہور پولیس کے تشدد سے 22 سالہ نوجوان ہلاک ہو گیا۔ تفصیل کے مطابق پولیس نے کوچہ بیلی رام اندرون لوہاری گیٹ سے دو بھائیوں عامر شہزاد اور رضوان کو منشیات رکھنے کے الزام میں گرفتار کیا اور تھانے لا کر شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ جس سے عامر شہزاد ہلاک ہو گیا۔ ورثا کے مطابق عامر شہزاد پولیس تشدد سے ہلاک ہوا ہے۔ اس واقعہ پر اہل علاقہ نے تھانہ کے باہر شدید احتجاج کیا اور نعرے بازی کی۔ اس واقعہ سے عوام میں شدید غم وغصہ کے جذبات پائے جاتے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے ذریعے جس معاملے کو highlight کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصل واقعات یوں ہیں کہ تھانہ ٹبی پولیس نے ایک لڑکے عامر شہزاد کو 13/20/65 کے مقدمہ نمبر 632 جو 06-07-28 کو تھانہ ٹبی میں درج ہوا اور اس میں اس کو گرفتار کیا گیا۔ اس کو گرفتار کرنے کے بعد اس کو تھانے میں لایا گیا اور reportedly تھانے میں اس پر تشدد کیا گیا۔ جب یہ بات سامنے آئی کہ تشدد کے ذریعے عامر شہزاد کی موت واقعہ ہو گئی ہے تو فوری طور پر وزیر اعلیٰ صاحب نے مجھے تھانے بھیجا۔ میں نے وہاں جا کر سارے حالات کا جائزہ لیا۔

جناب سپیکر! اس وقت صورتحال یہ ہے کہ عامر شہزاد کے قتل کے سلسلہ میں عطا محمد سب انسپکٹر کے خلاف 302 کا مقدمہ درج کر کے اس کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح اس تھانے کا جو انچارج ایس ایچ او تھا اس کو بھی معطل کیا گیا، متعلقہ ڈی ایس پی جو سپروائزری آفیسر تھا اس کو بھی معطل کیا گیا اور تھانے کے انچارج محرر کو بھی معطل کیا گیا ہے۔ ان تینوں کے خلاف محکمانہ انکوائری چل رہی ہے۔ مذکورہ انسپکٹر 302 میں چالان ہو

چکا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کا چلان یکسو کر کے عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محرک اس کو مزید press نہیں کرنا چاہ رہیں لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

رپورٹیں

(توسیع)

جناب سپیکر: محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

The Ali Institute of Education, Lahore Bill 2006(Bill No 16 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Ali Institute of Education, Lahore Bill 2006(Bill No 16 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Ali Institute of Education, Lahore Bill 2006(Bill No

16 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب ملک نذر فرید کھوکھر تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک نذر فرید کھوکھر: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

تحاریک استحقاق نمبر 71اور72 بابت سال50,38/2004 اور58بابت سال2005اور1,2,3,9,10,11,28,29,30,32,33اور34بابت سال 2006کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر2006تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

تحاریک استحقاق نمبر 71اور72 بابت سال50,38/2004 اور58بابت سال2005اور1,2,3,9,10,11,28,29,30,32,33اور34بابت سال 2006کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر2006تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

تحاریک استحقاق نمبر 71اور72 بابت سال50,38/2004 اور58بابت

سال 2005 اور 1,2,3,9,10,11,28,29,30,32,33 اور 34 بابت سال 2006 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد محسن خان لغاری مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) امتناع پتنگ بازی پنجاب مصدرہ 2006 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد محسن خان لغاری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment) Bill 2006(Bill No. 17 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment) Bill 2006(Bill No. 17 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Prohibition of Kite Flying (Amendment) Bill 2006(Bill No. 17 of 2006)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: سردار پرویز حسن نکئی مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون امتناع گھریلو تشدد پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سردار پرویز حسن نکئی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003(Bill No. 29 of 2003) moved by Dr Anjum Amjad, MPA(W-312)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003(Bill No. 29 of 2003) moved by Dr Anjum Amjad, MPA(W-312)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill 2003(Bill No. 29 of 2003) moved by Dr Anjum Amjad, MPA(W-312)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب صبغت اللہ چودھری ایڈووکیٹ مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

قرارداد نمبر203 پیش کردہ سیدہ صغریٰ امام ایم پی اے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب صبغت اللہ چودھری: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

قرارداد نمبر203 پیش کردہ سیدہ صغریٰ امام ایم پی اے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

قرارداد نمبر203 پیش کردہ سیدہ صغریٰ امام ایم پی اے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

قرارداد نمبر203 پیش کردہ سیدہ صغریٰ امام ایم پی اے کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ سب کمیٹی فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک استحقاق نمبر6 بابت سال2006 پیش کردہ سید احسان اللہ وقاص ایم پی اے کے بارے میں مجلس سب کمیٹی فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش

کرنے کی میعاد میں توسیع

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

تحریک استحقاق نمبر6 بابت سال 2006 پیش کردہ سید احسان اللہ وقاص ایم پی اے کے بارے میں مجلس سب کمیٹی فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15۔نومبر2006تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

تحریک استحقاق نمبر6 بابت سال 2006 پیش کردہ سید احسان اللہ وقاص ایم پی اے کے بارے میں مجلس سب کمیٹی فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15۔نومبر2006تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

تحریک استحقاق نمبر6 بابت سال 2006 پیش کردہ سید احسان اللہ وقاص ایم پی اے کے بارے میں مجلس سب کمیٹی فنانس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15۔نومبر2006تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد حسنین خان بوسن مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون امتناع پرائیویٹ قرض دہی پنجاب مصدرہ 2003 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد حسنین خان بوسن: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003(Bill No. 24 of 2003) moved by Mrs Humaira Awais

Shahid, MPA (W-351)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003(Bill No. 24 of 2003) moved by Mrs Humaira Awais Shahid, MPA (W-351)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Prohibition of Private Money Lending Bill 2003(Bill No. 24 of 2003) moved by Mrs Humaira Awais Shahid, MPA (W-351)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی واشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2006 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

Now we take up the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2006 (Bill No.18 of 2006)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ارشد محمود بگو صاحب!

اسمبلی میں پیش کئے جانے والے بلز کی انگریزی کے ساتھ ساتھ

اردو میں بھی پیش کئے جانے کا مطالبہ

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! یہ بڑی اہم بات ہے جو میں بل کے حوالے سے کرنا چاہتا ہوں کہ 12-اکتوبر 1999 سے پہلے جتنی اسمبلیاں تھیں ان میں جو بل پیش کئے جاتے تھے جو پرائیویٹ بل یا گورنمنٹ کی طرف سے بل ہوتا تھا ان کی انگریزی ٹرانسلیشن کے ساتھ اردو کی بھی ٹرانسلیشن موجود ہوتی تھی، یہ پچھلی روایات تھیں لیکن اس دور میں یہ روایت پتا نہیں کیوں ختم کر دی گئی جبکہ ہمارے پاس بہت اچھے ٹرانسلیٹر بھی ہیں۔

جناب سپیکر: 1999 تک یہ exercise رہی ہے؟

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! 12-اکتوبر 1999 سے پہلے یہ exercise رہی ہے کہ انگریزی کے ساتھ اردو کی ٹرانسلیشن بھی یہاں پر ہوتی تھی۔ میں اور اصغر علی قیصر صاحب پچھلے سال ہم چائنا میں گئے وہاں پر ان کے جو ڈپٹی چیف مارشل لاء تھے---

جناب سپیکر: بگو صاحب! اگلے سیشن سے ہم بھی اس کی اردو ٹرانسلیشن کر دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو: بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ بات ہو گئی ہے۔ ہم اگلے سیشن سے یہ کر دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ صارفین پنجاب مصدرہ 2006

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ آج کے ایجنڈے پر ہمارے تین Bills ہیں ایک The Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill ہے دوسرا The Punjab Development of Cities (Amendment) Bill ہے اور اس کے بعد The University of Agriculture Faisalabad (Amendment) Bill ہے۔ چونکہ کل جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم ایک معزز رکن کی وفات کے سلسلہ میں خانیوال چلے گئے تھے تو اس لئے اپوزیشن کے ساتھ میری امنڈمنٹس پر بات نہیں ہو سکی۔ میں نے اپنے قائدین رانا ثناء اللہ صاحب، ارشد بگو صاحب، چودھری اصغر علی گجر صاحب اور دیگر دوستوں سے یہ گزارش کی ہے کہ آج ہم صرف Consumer Protection Bill لیتے ہیں اس پر ایک امنڈمنٹ گورنمنٹ کی طرف سے لیں گے اور ایک ان کی طرف سے لیں گے۔ میں نے ان کو یہ request کی ہے کہ وہ آج ٹیک اپ نہ کی جائے تو یہ بل ہم پاس کر لیتے ہیں باقی دونوں بل آج ہم مؤخر کرنا چاہتے ہیں اور پیش کرنے سے پہلے بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں ہم ان سے بات کر لیں گے اور میں آپ سے استدعا کروں گا کہ Monday کو بے شک میٹنگ بھی بلا لیں۔

جناب سپیکر: تو پھر اس بل پر امنڈمنٹ پر بات نہیں ہو گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی، نہیں ہو گی۔ گورنمنٹ کی طرف سے جو ایک امنڈمنٹ ہے وہ ٹیک اپ کریں گے باقی دونوں امنڈمنٹس بعد میں آپس میں ڈسکس کر کے کریں گے۔

MR SPEAKER: Now we take up the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2006. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once. "

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on

Industries, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

“That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I

move:

"That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Industries, for the figures and word “V of 2006” appearing in lines 1-2, the figures and word “XIII of 2006” be substituted."

MR SPEAKER: The amendment moved is:

"That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Industries, for the figures and word “V of 2006” appearing in lines 1-2, the figures and word “XIII of 2006” be substituted.

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Industries, for the figures and word “V of 2006” appearing in lines 1-2, the figures and word “XIII of 2006” be substituted.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now the question is:

"That Clause 5 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion is carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it. The question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2006, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2006, be passed.

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Consumer Protection (Amendment) Bill 2006, be passed. "

(The motion was carried)

(The bill is passed.)

رولنگ

اجلاس کی طلبی کے بعد گورنر کی جانب سے آرڈیننس جاری کرنے کے بارے میں جناب سپیکر کی رولنگ

جناب سپیکر: آج کا ایجنڈا اختتام پذیر ہوا لیکن ارشد محمود بگو صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو کر ایک رولنگ چاہی تھی میں وہ رولنگ دینا چاہوں گا۔

During the sitting of Punjab Assembly on 2nd October 2006, Mr Arshad Mehmood Baggu, MPA raised a Point of Order that the Governor had promulgated the Punjab Border Military Police (Amendment) Ordinance 2006 on 26th September 2006, whereas, the Governor had already issued an order on 20th September 2006, summoning the Assembly to meet on 28th September 2006. He requested the Speaker to give his ruling on the point whether an Ordinance could have been promulgated by the Governor after issuing the Summoning Order before the commencement of the session. Since the Point of Order required interpretation of Article 128 of the Constitution, the ruling on the Point of Order was reserved.

Under Article 128 of the Constitution, the Governor, subject to his satisfaction as to urgency, may promulgate an Ordinance except when the Assembly is in session. The term 'when the Assembly is in session' has been defined in May's Parliamentary Practice and Procedure (20th Edition), P.271, in the following terms-

"A session is the period of time between the meeting of a Parliament whether after a prorogation or dissolution and its prorogation."

The said definition has been approved by the Supreme Court of Pakistan in the case Presidential Reference No.1 of 1988, reported as PLD 1989 Supreme Court 75, at p.107.

The above verdict of the Supreme Court is, no doubt, in respect of Article 89 which relates to the President's powers of issuing an Ordinance, it is squarely applicable to Article 128 which pertains to the Governor's similar powers. Viewed in that context, the phrase- 'except when the Provincial Assembly is in session' means period commencing on the day of the first sitting of the Assembly after having been summoned and ending on the day of

the Assembly is prorogued or dissolved. The mere signing of the summoning order regarding commencement of Assembly Session by the Governor or even its notification does not originate the session prior to the date fixed for the purpose by the Governor.

The Governor, by his order dated 20th September 2006, summoned the Assembly to meet on 28th September 2006; and signed the Punjab Border Military Police (Amendment) Ordinance 2006 (Bill No.15 of 2006), on 26th September 2006, when the session of the Assembly had not yet started.

I am also supported by the Ruling of former Speaker, Ch Parvez Elahi given by him on 12th June 1997 on an identical Point of Order raised by Mr Saeed Ahmad Khan Manais, the then Leader of Opposition, reported in Punjab Assembly Decisions 1947-1999, pp-288-289.

Since the Assembly was not in session when the Ordinance was promulgated on 26th September 2006, no violation of the Constitution is involved. The Point of Order is disposed of accordingly.

پوائنٹ آف آرڈر

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

اجلاس کی طلبی کے بعد گورنر کی جانب سے جاری کئے گئے آرڈیننس کو موجودہ اجلاس میں پیش نہ کرنا

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آپ نے جس آرڈیننس کے promulgate اور پوائنٹ آف آرڈر raise ہونے پر آپ نے جو رولنگ دی ہے، مجھے یقین ہے کہ آپ نے اس دوران اس آرڈیننس کو بھی دیکھا ہوگا یہ ترمیمی آرڈیننس جو گورنر صاحب نے پیش کیا ہے یہ بلا اختیار ہے اور یہ اسمبلی اس آرڈیننس کو take up ہی نہیں کر سکتی تھی۔

جناب سپیکر: وہ تو جب آئے گا دیکھا جائے گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ایجنڈے پر لا کر انہوں نے withdraw کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: ابھی ہم نے take up نہیں کیا۔ اسمبلی میں آئے گا تو پھر میں دیکھوں گا۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ 90 دن تک تو پھر survive کرے گا۔ یعنی یہ illegal document 90 days تک survive کرے گا۔ یہ ایجنڈے پر لائے تھے اور اب انہوں نے واپس لے لیا ہے۔ انہوں نے اس کو آج lay کرنا تھا۔

جناب سپیکر: جو اسمبلی میں lay ہی نہیں ہوا اور اسمبلی میں آیا ہی نہیں تو اس پر تو بات نہیں کر سکتے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہی ہے کہ آپ نے کہا کہ ایک آرڈیننس انہوں نے 26 تاریخ کو promulgate کر دیا اور اس دن اجلاس summon تو ہو چکا تھا لیکن in session نہیں تھا۔ آپ کا یہی فیصلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے انہوں نے اجلاس کے in session ہونے سے دو دن پہلے یہ آرڈیننس promulgate کر دیا۔ اب یہ لازم ہے کہ یا تو اس کو withdraw کریں یا پھر اسی سیشن کے دوران اس کو ہاؤس میں lay کریں۔ یہ اس کو ایجنڈے پر لائے ہیں، ایجنڈے پر دو دن رہا ہے اور اب اس کے بعد جب ان کو پتا چلا ہے کہ یہ ایک illegal document ہے ہم اس کو amend نہیں کر سکتے یہ ہمارا اختیار نہیں ہے، یہ اس اسمبلی کا اختیار نہیں ہے اور گورنر ایسی legislation through ordinance نہیں کر سکتا جو اس معزز ہاؤس کے اختیار میں نہ ہو۔ جب انہوں نے اس کو دیکھا ہے تو اس کو ایجنڈے سے withdraw کر لیا ہے اب اگر یہ اس کو اس ہاؤس میں، اس اجلاس میں پیش نہیں کرتے تو میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ اس کا آئین کے مطابق 90 والا جو survival ہے اس کی کیا صورتحال ہو گی؟

جناب سپیکر: وہ بعد میں دیکھ لیں گے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! آپ اس پر فیصلہ دیں کہ اس کی کیا fate ہو گی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس حوالے سے رولنگ آپ اس وقت دیں گے جب ہم پیش نہیں کریں گے، ابھی اسمبلی چل رہی ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ اس اجلاس میں ہم اس کو پیش کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر پیش نہیں کریں گے تو وہ صورتحال بعد میں پیدا ہو گی۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ایجنڈے سے withdraw کیوں کیا ہے؟

جناب سپیکر: withdraw تو نہیں کیا، آج کے ایجنڈے پر نہیں ہے مگر withdraw نہیں کیا؟

رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا، اب اجلاس کل مورخہ 6۔اکتوبر 2006 صبح 9.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔